726

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رسالہ احمدی

نمبر ۹-۱۰-۱۱-۱۲ بابت ستمبر اکتوبر - نومبر دسمبر ۱۹۱۲ء

موسومہ

صادق کلمات بر ثنائی ہفوات

جس میں

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا

کا مکمل و مدلل جواب مؤلفہ اخویم مولوی سید صادق حسین صاحب

مختار کلکٹری و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ مصنف تصدیق کلام ربانی

و صمصام الحق و ترکیب بند صادق وغیرہ وغیرہ

بماہ فروری ۱۹۱۳ء

عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

نے چھاپے

خوش خبری

الحمد للہ علی احسانہ کہ چودہویں صدی کے یہودی کا تمام قرضہ جو جماعت احمدیہ کے ذمہ مدت سے چلا آتا تھا۔ وہ دو سال ۱۹۱۲ء ۱۹۱۱ء میں بذریعہ رسالہ احمدی تمام و کمال ادا ہوگیا۔ "الہامات مرزا" کا جواب "آئینہ حق نما" بھی شرح و بسط کے ساتھ مدلل و مفصل ۳۲ جزو بڑی تقطیع پر شایع کیا۔ اور باقی اعتراضات کا قلع قمع بذریعہ احمدی کرکے صرف ایک چھوٹا سا رسالہ "ہفوات مرزا" یہودی مذکور کا جواب سے باقی تھا۔ جس کا جواب اس رسالہ کے ذریعہ ادا کرکے تمام قرضہ چکا دیا ہے۔ خدا کا ہزار ہزار و بے شمار شکر ہے کہ جس نے اس ناچیز ذرہ بےمقدار کو اس خدمت دینی کے بااحسن وجوہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور امرتسری ملاں کو ممسوخ الصم کرکے تمام قوتیں مقابلہ کی اس سے سلب کرلیں کہ کسی تحریر کا وہ عالمانہ اور مدلل جواب الجواب رقم نہیں کرسکا اور ہر طرح سے عاجز و لاچار ہوگیا۔ ثم الحمد للہ

اس رسالہ کیساتھ سال دوم ۱۹۱۳ء کے رسالہ احمدی کی جلد ختم ہو گئی ہے۔ آیندہ ۱۹۱۴ء سے جن احباب کو خریداری رسالہ مذکور منظور نہ ہو۔ وہ بذریعہ کارڈ مطلع فرماویں کیونکہ ۱۹۱۴ء کا پہلا رسالہ بذریعہ وی پی خریداروں کی خدمت میں ارسال ہوگا جس کی قیمت آیندہ بجائے ۱۲/ سالانہ صرف ایک روپیہ معہ محصول ڈاک کردی ہے جو آیندہ خریداری سے دست بردار ہوں۔ ان کا نام رجسٹر سے خارج کرکے رسالہ ان کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ جو جواب نہ دیں گے ان کو خریداروں میں سمجھا جائیگا۔ ایڈیٹر

3272

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خرافات ثناء اللہ

یعنی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب باصواب

اخویم مکرم جناب ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی نے ایک رسالہ علمائے خلف نام لکھکر احمدی میں شایع کیا ہے جس میں علماء سوء کا عبرتناک فوٹو کھینچا گیا ہے انہیں علماء سوء میں سے ایک مولوی فاضل امرتسری اہلحدیث بھی ہے۔ میر صاحب موصوف نے امرتسری مولوی کو خلف کے زمرہ میں شامل کیا ہے مجھکو اسمیں تامل ہے کیونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قولوا خاتم النبیین[1] ولا تقولوا لا نبی بعدہ (تکملہ مجمع البحار صہ ۸۵) اور امرتسری مولوی اپنے

[1] مجمع البحار میں حضرت عائشہ صدیقہ کے اس قول اور حدیث لا نبی بعدی کی تحقیق بحوالہ محققین اسلام اسطرح لکھی ہے کہ آنحضرت کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ منہ

ہفوات کے دیباچہ مین لکھتا ہے۔

"الحمد للہ الذین انزل الکتٰب وجعلہ فصل الخطاب والصلوٰۃ والسلام علی النبی الذی لانبی بعدہ الی یوم الحساب" پس جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی صریح نافرمانی کرتا ہے اوسکا ناخلف ہونا ظاہر ہے اس لئے امرتسری مولوی کا شمار علمائے خلف مین کیونکر کیا جاسکتا ہے

غرض امرتسری مولوی کو پبلک سے اس طرح انٹروڈیوس کرانے کے بعد اوسکی ہفوات کا پردہ حسب ذیل فاش کیا جاتا ہے۔

آپ دیباچہ مین لکھتے ہین "جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے مسیحت موعودہ و مہدویت مسعودہ کا کیا ہے۔ خاکسار نے اونکی نسبت بہت کچھہ غور و فکر کی جسکا ذکر مین نے "الہامات مرزا"[1] کے دیباچہ مین بھی کچھ کیا ہے۔ رسالہ مذکورہ کی تالیف کے بعد بھی مین ان کے تجسس سے بیفکر نہ رہا دعائین اور مذاکرات کا سلسلہ برابر جاری رہا"

جواب۔ یہہ سچ ہے کہ امرتسری کیا وشیل ابن صیاد نے ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء مامور من اللہ صادق مصدوق کی تکذیب مین ناخنون تک زور لگایا اور مناع للخیر بنکر امام الزمان کے حلقہ بیعت و اطاعت سے باہر رہنے کیلئے عوام الناس کو بہت کچھ بہکایا مگر اس مین بھی کچھہ جھوٹ یا شک نہین کہ اس بد اندیش مکذب کی ساری کوششین اکارت گئین صرف تکذیب کا وبال اس کے سر رہا جس سے

[1] جسکا دوسرا نام سلسلۂ بجواب اتمام حق نما ہے بین قادیان سے ۱۰ جولائی ۱۲ء

امرتسری مکذب سے فی الحقیقت ویل للمکذبین کا مصداق بن گیا اور اوسکی دعائین مادعاء الکافرین الا فی ضلال کے مطابق عالم خموشان مین چل بسین۔ اگر اس بوالہوس مکذب کی اسقدر خفت و ناکامی سے ابھی سیری نہین ہوئی تو اوسے اختیار ہے کہ آیندہ اور بھی تجسس سے بیفکر نہ رہکر تکذیب مین پوری کوشش کر کے دیکھ لے۔ دعاؤن کے لئے سجدون مین ناک رگڑے مذاکرات کے سلسلہ کو روزافزون ترقی دے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی روکنے کیلئے جو تدبیر اوسے مناسب اور ضروری معلوم ہو وہ اٹھا نہ رکھے۔ آخر نتیجہ خود شہادت دیگا کہ بدبخت مکذب اس الہی نور کو اپنے منہ کی پھونکون سے بجھا دینے مین کامیاب ہوا یا نہین۔

امرتسری مکذب آگے چلکر لکھتا ہے۔

"ایکدفعہ مرزاجی کے مریدون کے خوابون کا ذکر مین نے اپنے ایک متنبی دوست سے کیا تو انہون نے فرمایا کہ مینے بھی ایک خواب مرزاجی کے متعلق دیکھا تھا۔ میری درخواست پر انھون نے بتلایا کہ ایک زمانہ مین تو مین مرزاجی کا معتقد تھا۔ چنانچہ براہین کی قیمت مین نے بھی مبلغ عہ دی تھی جو آج تک ورلطن کی مصداق ہے۔ جب مرزاجی نے یہہ جدید دعوے (مسیحت موعودہ) کا کیا اور بڑے بڑے علما مثل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہوئے تو مین ایک سخت شش و پنج مین پھنس گیا۔ مرزاجی کی زود دار تحریرون پر نظر کرتا تھا

توخیال انکی تصدیق کا آتا تھا ان بزرگون کے علم اور تقدس پر خیال کرتا تو تکذیب سوجھتی آخر اسی فکر مین ایک روز مین سو گیا دیکھتا ہون کہ منشی ناصر نواب (خسر مرزا) جو اندنون میرے ماتحت تھے مین اور وہ کسی مسجد کے اندر گئے ہین جمعہ کا وقت بھی قریب ہے۔ مگر دونون کی بغلون مین کچھ سرکاری کاغذات بھی ہین مسجد مین جاتے ہی دیکھتا ہون کہ مسجد کی محراب جنوب کی طرف ہے یعنی مسلمانون کی مسجدون سے الٹی بنی ہوئی ہے حاضرین مین چرچا ہے کہ مرزا جی آوینگے مین نے منشی ناصر نواب سے کہا کہ مین اس مسجد مین نماز کس طرح پڑھون یہہ تو الٹی بنی ہوئی ہے۔ منشی صاحب نے کہا پڑھو جی تمہین اس طرح کے شبہات ہوا کرتے ہین غرض مین تو اسی ششش و پنج مین تھا کہ اتنے مین جماعت ہو گئی اور مرزا جی کے لئے بڑا اونچا ممبر بچھایا گیا کہ آپ وعظ فرماوینگے اتنے مین مرزا جی اوس پر جلوہ افروز ہو گئے تو مین نے بغور دیکھا کہ ان کی داہنی آنکھ پر سبز کپڑا لٹک رہا ہے جو ابھری ہوئی ہے۔ اور سرخ تھی مرزا جی نے مجھے پہچان کر بلایا تو مین نے بھی معمولی خیر خیریت دریافت کر کے اس مسجد کو خیرباد کہا اس خواب سے مین نے یقین کر لیا کہ مرزا جی کی راہ سے

کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان

کے مصداق ہے (یہہ میرے خواب کا خلاصہ ہے اسکی دلچسپ تفصیل کسی آیندہ موقعہ پر خود کرونگا) (برکت علی عفی عنہ نقشہ نویس پنشنر لدہانوی) ملا

"خاکسار (مصنف) کی غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ مین جو مرزا جی کی دعوتون کو نہین مانتا (بلکہ دل سے چاہتا ہون کہ مرزا جی بھی راہ راست پر آوین تاکہ مسلمانون سے آئے دن کے جھگڑے مٹ جاوین اور ہم اور مرزا جی ملکر بدستور اسلام کی خدمت کرین) اسکا سبب یہہ نہین کہ مین مرزا جی کی تحریرون یا دعاوی سے ناواقف ہون بلکہ یہہ مخالف علم کا بلکہ کمال تحقیق کا نتیجہ ہے اسی تحقیق سے مین نے رسالہ "الہامات مرزا" وغیرہ مضامین لکھے تھے جو ایسے کچھہ مقبول ہوئے کہ ہاتھون ہاتھ اڑ گئے یہانتک کہ کئی ایک خریدارون کی درخواستین واپس کرنی پڑین طبع ثانی مین اور بڑھایا گیا آخر انہین شایقین کی خواہشات کا اثر ہوا کہ آج یہہ مضمون ظہور مین آیا جو ناظرین کی خدمت مین پیش ہوتا ہے" بعنوات صفحہ ۲-۴-

جواب مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ امرتسری مکذب نے مریدان حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خوابون کے جواب مین اپنے ایک ہمجنس دوست کا خواب نقل کیا ہے اس خواب کے نقل کی وجہ اوس نے یہہ بیان کی ہے کہ۔ مین جو مرزا جی کی دعوتون کو نہین مانتا..... اسکا سبب یہہ نہین کہ مین مرزا جی کی تحریرون یا دعاوی سے ناواقف ہون بلکہ یہہ مخالف علم کا بلکہ کمال تحقیق کا نتیجہ ہے" میری رائے مین یہہ وجہ بالکل نامعقول ہے کیونکہ امرتسری مکذب کو حضرت مرزا صاحب کی تحریرون یا دعاوی سے

واقفیت کا ذریعہ یہہ خواب کسی طرح نہین ہو سکتا نیز امرتسری مکذب جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کو نہین مانتا اوسکا یہہ نمانتا حسب اقرار مکذب اوسکے مخالفانہ علم بلکہ کمال تحقیق کے سبب سے ہے۔ پس یہ امر غور طلب ہے کہ یہ مخالفانہ علم و کمال تحقیق کا درجہ جسکا مولوی فاضل کو ادعا ہے لدھیانوی نقلنویس کے نقل خواب سے حاصل ہوا یا ذات شریف کو پہلے سے ہی حاصل تھا۔ مکذب نے اپنے رسالہ "الہامات مرزا" مین خوابون کے متعلق ایک جنرل رول قلمبند فرمایا ہے جسکے الفاظ یہ ہین۔

"اس خواب کے بیان کرنے سے میرا صرف یہہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوون کو اپنے خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین انکو مطلع کرون کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہین وہ موصل الی الحق نہین"

اس قاعدے سے ظاہر ہے کہ مکذب کے نزدیک خواب کی بنا پر کسی بات کو مان لینا ایسا طریق نہین جس سے کوئی شخص حق تک پہنچ سکے جب امرتسری مکذب خواب کے متعلق اپنا عقیدہ یہہ ظاہر کر چکا ہے تو پھر لدھیانوی نقشہ نویس کی نقل کو اصل کیسے مان سکتا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ لدھیانوی مکذب کی نقل کو خود امرتسری مکذب بھی بے اصل سمجھتا ہے اور جب اس خواب کا یہہ حال ہے تو وہ امرتسری مکذب کے مسلک پر نہ علم

کی تعریف مین داخل ہو سکتی ہے نہ کمال تحقیق کے رتبہ پر پہنچ سکتی ہے نتیجہ علیہ اس خواب کے نقل کرنیکی کوئی وجہ ثابت نہین ہوتی البتہ ہفوات وخرافات کی مد مین ضرور داخل ہوتی ہے۔

امرتسری اہلحدیث کے اصول موضوعہ مین سے یہہ اصل کہ "خواب موصل الی الحق نہین" احادیث نبویہ کے صریح مخالف ومبائن واقع ہوی ہے نواب صدیق حسن خانصاحب جنکو ثناء اللہ کے روحانی باپ اور اہلحدیث کے ایڈوکیٹ مجدد تسلیم کر چکے ہین اپنی کتاب المقالۃ النصیحۃ فی الوصیۃ والنصیحۃ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ کے صفحہ ۱۱۵ مین لکھتے ہین۔

"وازانجملہ رویائے حسنہ ومقام صالح از مرد نیکو کار است آنحضرت صلعم فرمود الرویاء الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ ونیز فرمود لن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرؤیاء الصالحۃ یراھا الرجل الصالح او تری لہ جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ وبہ فسر قولہ تعالی لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ قرآن وحدیث کے مطابق مرد صالح بھی خواب دیکھہ سکتا ہے اور اوسکے لئے بھی خواب دکھلائی جاتی ہے مگر جو لوگ قرآن وحدیث کے اس قاعدہ کو امرتسری مکذب کیطرح موصل الے الحق نہین مانتے وہ قرآن وحدیث کے مطابق الرجل الصالح

نہین ہو سکتے۔ لہذا نہ وہ سچے خواب دیکھہ سکتے ہین نہ اونکے لیے کوئی سچی خواب دکھلائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ کی تشریح ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اصدقکم رؤیاء اصدقکم حدیثا لوگو تم مین کوئی شخص جسقدر راست گفتار ہوگا۔ اوسیقدر اوسکا خواب سچا ہوگا۔ امرتسری مکذب کا یہہ مذہب ہے کہ جھوٹ بولنا تقوے کے خلاف نہین لدھیانوی نقلنویس نے جہانتک ہمین علم ہے کبھی اس مذہب کی مخالفت نہین کی۔ اسلئے معلوم ہوا کہ لدھیانوی اور امرتسری دونون اسبارہ مین متفق الخیال ہین۔ نتیجہ یہ نکلا کہ لدھیانوی اور امرتسری مکذبین نہ رویاء صالحہ دیکھ سکتے ہین نہ اصول موضوعہ امرتسری کے مطابق وہ کسی خواب کو موصل الی الحق مان سکتے ہین۔ پس لدھیانوی مکذب نے جو خواب نقل کیا ہے وہ سرتاپا جھوٹ یا صریح افترا ہے۔ اور امرتسری مکذب نے جو مکھی پر مکھی چپکائی یہہ طریق محض بیہودہ اور ناروا ہے۔

امرتسری مکذب کے اصول موضوعہ پر نظر ڈالکر اس خواب کے نقل کی وجہ موجہ صرف یہہ ہو سکتی ہے کہ امرتسری مکذب احمدیون کو اپنے اس دجل و فریب سے یہہ سمجھانا چاہتا ہے کہ جسطرح اوسکا ایک معزز دوست جھوٹا خواب دیکھہ سکتا یا بنا سکتا ہے۔ ایسے ہی احمدیون مین بھی جھوٹے خواب دیکھہ سکتے یا بنا سکتے ہین۔ لہذا خواب کی بناء پر مرزا صاحب کے دعوون کو مان لینا صحیح طریق نہین۔

مگر ہم اوسکے اس مشورہ کو قبول نہین کر سکتے کیونکہ جو لوگ سلسلہ حقہ مین داخل ہوتے ہین وہ صرف خوابون کی بنا پر ہی داخل نہین ہوتے بلکہ نصوص قرآنیہ وحدیثیہ نشانات سماویہ اور وقت و ضرورت پر نظر ڈالکر بیعت مین داخل ہوتے ہین اور خواب کو مزید تائید سمجھتے ہین علاوہ ازین ہمارے اصول مین نہ تو یہہ بات داخل ہے کہ مومن صالح اور متقی اپنے لئے یا کسی اور پاکباز کے لئے سچا خواب نہین دیکھہ سکتا نہ یہہ بات داخل ہے کہ جھوٹ بولنے سے تقوے مین فرق نہین آسکتا بلکہ ہمارا عقیدہ حدیث نبوی اصدقکم رؤیاء اصدقکم حدیثا کے مطابق ہے لہذا ہم ایک صالح متقی صادق القول پاکباز کی خواب پر ضرور اعتبار کر سکتے ہین۔ چنانچہ ایسی بہت سے خوابون مین سے دو خوابین یہان نقل کرتے ہین۔

(۱) شمس الواعظین جناب مولانا حسن علی صاحب مرحوم مسلم مشنری واعظ انجمن حمایت الاسلام لاہور اپنے رسالہ تائید حق مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ مین لکھتے ہین۔

"حاجی عبد اللہ صاحب عرب ایک یمن تاجر ہین کلکتہ مین تجارت کرتے تھے ..... بمبئی سے تجارتی تعلق ہونیکی وجہ سے ہندوستان مین بھی کبھی کبھی آجاتے ہین ...... مجھکو عبد اللہ عرب کے ساتھہ رہنے کا عرصہ تک موقع ملا ہے اگر مین ان کی روحانی طور پر خوبیون کو لکھون تو بہت طول ہو جائیگا ..... مکہ معظمہ مین

نہر زبیدہ کی اصلاح کے لئے قریب چار لاکھہ روپیہ چندہ عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تہا۔ بمبئی مین عبد اللہ عرب صاحب نے الگزنڈر رسل وب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونیکا حال سنا فوراً انگریزی خط لکھوا کر وب صاحب کے پاس روانہ کیا وب صاحب نے بھی ویسی ہی گرمجوشی کے ساتھہ جواب دیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسیطرح منیلا آ سکتے تو امریکہ مین اشاعت اسلام کے کام مین کچھہ صلاح مشورہ کیا جاتا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے[ف] سے بیعت ہے .... جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے صلاح ضرور ہی لیتے ہین چنانچہ انہون نے اپنے مرشد سے منیلا جانیکے بارے مین استفسار کیا۔ استخارہ کیا گیا شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ اس سفر مین کچھہ خیر ہے ...... کلکتہ مین حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے مسلمانان کٹک نے مجھکو جلد رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورشین نو مسلم کو لیکر منیلا چلے گئے ...... وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے

ف یہہ پیر صاحب ضلع حیدر آباد سندھ تحصیل ہالہ مین رہتے ہین ان کے لاکہون لاکہہ مرید ہین اور علاقہ سندہ مین انکی بڑی قدر کرتے ہین ان کی کرامات و بزرگی کے سب قائل ہین۔ منہ

استعفاء داخل کرین اور اشاعت اسلام کیلئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کرین۔ حاجی صاحب نے ہندوستان مین واپس آکر مجھہ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد مین قائم ہوا جس مین چھہ ہزار روپیہ چندہ بھی جمع ہوا۔ لیکن مین نے حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سے علیحدہ ہونیکو نہ لکھو جب تک چندہ پورا جمع نہ ہولے حاجی صاحب نے اپنے جوش مین میری نہ سنی اور بمبئی سے تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفاً داخل کردو چنانچہ وب صاحب نے ویسا ہی کیا اور ہندوستان مین آئے۔ مین بمبئی سے ساتھہ ہوا بمبئی پونہ حیدر آباد مدراس مین ساتھہ رہا حیدر آباد مین وب صاحب نے مجھہ سے کہا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھہ پر بڑا احسان ہے۔ اونہین کی وجہ سے مین مشرف باسلام ہوا۔ مین ان سے ملنا چاہتا ہون۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ مین نے سنا تہا انکو سنایا ...... وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہئے رائے یہی ہوئی کہ مصلحت نہین ہے کہ ایسے وقت مین کہ ہندوستان مین چندہ جمع کرنا ہے۔ ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کرکے اشاعت اسلام کے کام مین نقصان پہنچایا جائے اب اس بد فیصلہ پر افسوس آتا ہے ..... جیسے مین نے کہا تہا ویسا ہوا ہندوستان کے مسلمانون نے چندہ کا وعدہ تو کیا لیکن ادا ہوتا ہوا کہین سے نظر نہین آتا تہا۔ حاجی عبد اللہ عرب

صاحب نے کچھہ ہاتھہ پاون مارا لیکن زر و سیخ آہنی در سنگ . . . . .
کل روپے جو میرے خیال مین بھیجے گئے وہ تیس ہزار ہونگے جن مین حاجی
عبد اللہ صاحب عرب کا سولہ ہزار رہا ہوگا . . . جب حاجی عبد اللہ
عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی مین
مبتلا ہوے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوے اور حضرت سید رشید الدین
صاحب کی خدمت مین جا کر عرض کیا حضرت پیر صاحب نے استخارہ
کیا معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب
کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے ان سے دعا منگوانے
سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے
خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب
کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارہ
مین کہا جائے اس بات کو سنکر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا
اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا خواب مین
جناب حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے
فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ مین میرا نائب ہے وہ جو کہے
وہ کرو صبح اوٹھکر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری یہہ حالت ہے کہ
مین خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ مجھکو امریکہ جانیکو کہین
تو مین جاونگا۔ جبکہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور دوسرے
صاحبون نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف

ہوے تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائین سب نے
عرض کیا کہ آپ کیون تکلیف کرتے ہین آپ کی طرف سے کوئی دوسرے
صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہین۔ چنانچہ پیر صاحب
کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان
گئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوے کہ حضرت اقدس اس
طرف متوجہ ہون تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ مین عمدگی سے چلنے
لگے۔ بیان مذکورہ بالا مین نے خود حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے سنا
ہے اور جیسا کہ مین پہلے لکھ آیا ہون حاجی صاحب کو مین ایک نہایت
ہی اعلے درجہ کا باخدا آدمی سمجھتا ہون اسلئے اس خبر کو جھوٹ سمجھنے کی
کوئی وجہ نہین ہے جس حالت مین مرزا صاحب ایک بدنام شخص
ہو رہے ہین اور جھنڈے والے پیر صاحب ایک نامی آدمی ہین۔
عبد اللہ عرب صاحب کو کوئی وجہ نہین ہے کہ اپنے مرشد کے
بارے مین ایسا قصہ تصنیف کرین جس سے ظاہرا اونکا نقصان ہی نقصان
ہے" اقتباس از تائید حق صفحہ ۸۰-۹۲

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ازالہ اوہام جلد دوم
مطبوعہ بار اول کے صفحہ ۷۱۹-۷۲۱ مین لکھتے ہین۔
"ایک رویاء صالحہ ذیل مین بیان کی جاتی ہے جسکو ایک بزرگ
محمد نام خاص مکہ کے رہنے والے عربی ہکی نے دیکھا ہے اور اس خواب
کی مندرجہ ذیل عبارت خود انہین کی منہ سے نکلی ہوئی بذریعہ ان کی

ایک خاص تحریر کے مجھکو ملی ہے اور وہ یہہ ہے اقول وانا محمد ابن احمد ن الملکی من حارۃ شعیب عامر انی رایت فی المنام فی سنۃ ۱۳۰۵ ان ابی قائم وانا معہ فنظرت الی جانب الشرق فرئیت عیسی علیہ السلام نزل من السماء وانا ارید ان اتوضاء فتوجہت الی البحر ثم توضئت ورجعت الی ابی فقلت یا ابی ان عیسے علیہ السلام قد نزل فکیف اصلی فقال لی ابی انہ نزل علے دین الاسلام ودینہ دین النبی صلے اللہ علیہ وسلم فصل مثل ما کنت تصلی اولا فصلیت ثم استقظیت من منامی فقلت فی نفسی لابد انشاء اللہ ان ینزل عیسے علیہ السلام فی حیاتی وانظرہ بعینی یعنے مین جو محمد ابن احمد مکی رہنے والا خاص مکہ معظمہ شعب عامر کا ہون لکہتا ہون کہ مین نے ۱۳۰۵ھ ہجری مین خواب مین دیکھا کہ ایک جگہ میرا باپ کہڑا ہے اور مین اسکے ساتہہ ہون اسوقت جو مین نے شرق کیطرف نظر اٹہا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہون کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے اتر آیا اور مین ارادہ کر رہا ہون کہ وضو کرون سو مین نے دریا کیطرف رخ کیا پہر وضو کر کے اپنے باپ کی طرف چلا آیا تب مین نے اپنے باپ کو کہا کہ عیسے علیہ السلام تو نازل ہو گیا اب مین کس طور سے نماز پڑہون سو میرے باپ نے مجہسے کہا کہ وہ دین اسلام پر اترا ہے اور اسکا دین کوئی الگ دین نہین بلکہ وہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی دین رکھتا ہے سو تو اسی طرح نماز پڑہ جیسے پہلے پڑہا کرتا تھا تب مین نے نماز پڑہی پہر میری آنکہہ کھل گئی اور مین نے

دل مین کہا کہ انشاء اللہ عیسے علیہ السلام میری زندگی مین اتر آئیگا اور مین اسکو اپنی آنکہہ سے دیکہہ لونگا"

پہر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اسی بزرگ کی نسبت ازالہ اوہام جلد ۲ کے صفحہ ۸۱۰-۸۱۱ مین تحریر فرماتے ہین۔

دوجنتے فی اللہ محمد ابن احمد مکی من حارۃ شعب عامر۔ یہہ صاحب عربی ہین اور خاص مکہ معظمہ کے رہنے والے ہین صلاحیت اور رشد اور سعادت کے آثار ان کے چہرہ پر ظاہر ہین اپنے وطن خاص مکہ معظمہ سے زادہ اللہ مجداً وشرفاً بطور سیر و سیاحت اس ملک مین آئے اور ان دنون مین بعض بد اندیش لوگون نے خلاف واقعہ باتین بلکہ تہمتین اپنی طرف سے اس عاجز کی نسبت ان کو سنائین اور کہا کہ یہہ شخص رسالت کا دعوے کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے منکر ہے اور کہتا ہے کہ مسیح جسپر انجیل نازل ہوئی تہی وہ مین ہی ہون ان باتون سے عربی صاحب کے دل مین بمقتضائے غیرت اسلامی ایک اشتعال پیدا ہوا تب انہون نے عربی زبان مین اس عاجز کی طرف ایک خط لکہا جس مین یہہ فقرات بہی درج تہے ان کنت عیسے ابن مریم فانزل علینا مائدۃ ایہا الکذاب ان کنت عیسے ابن مریم فانزل علینا مائدۃ یا ایہا الدجال اگر تو عیسے ابن مریم ہے تو اے کذاب اے دجال ہم پر مائدہ نازل کر لیکن

معلوم نہین کہ یہہ کس وقت کی دعا تھی کہ جو منظور ہوگئی اور جس مائدہ کو دیگر خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے آخر وہ قادر خدا انہین اس طرف کھینچ لایا لدہیانہ مین آئے اور اس عاجز کی ملاقات کی اور سلسلہ بیعت مین داخل ہوگئے فالحمد للّٰہ الذی نجاہ من النار وانزل علیہ مائدۃ من السماء ۔

اب ناظرین بانمکین کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ ان دونون خوابون کو لدہیانوی نقشہ نویس کی خواب سے مقابلہ کرکے دیکھین اور انصاف فرماوین کہ قیاسات عقلیہ کی بناپر سچائی کس طرف پائی جاتی ہے ہم کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ پیر جھنڈا شاہ صاحب اپنی عمر کے اوس حصہ مین جب وہ قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے تھے باوجود اس امر کے کہ لاکھون معتقد آدمی اونکے مرید تھے مرزا صاحب کے لئے جو تکفیر کیوجہ سے نہایت بدنام ہو رہے تھے اور ہر شخص اونکی توہین اور تکفیر کو ثواب سمجھتا تہا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر افترا کرکے ایک جہوٹی خواب بنالیتے اسی طرح عقل باور نہین کرتی کہ محمد بن احمد مکی جنہون نے ہندوستان مین آکر حضرت مرزا صاحب کی سخت مخالفت کی وہ حضرت صاحب کی تائید مین ایک خواب اپنے دلسے گھڑ لیتے ۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوجاتے اس لئے کچھ شک نہین کہ یہہ دونون خوابین قطعاً سچی ہین جو منجانب اللہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کی تصدیق کے لئے ان دونون بزرگونکو دکہلائی گئین

چونکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ الرجل الصالح کے لئے منجانب اللہ سچی خواب دکہلائی جاتی ہے لہذا خوابون کی بناپر یہی حدیث نبوی کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کا الرجل الصالح ہونا ثابت ہے علاوہ برین پیر اشہد الدین صاحب نے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مرزا غلام احمدؑ اس زمانہ مین ہمارا نائب ہے اس سے حضرت مرزا صاحبؑ کا خلیفۃ الرسول ہونا بھی ظاہر ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے فی الحقیقت مجھکو خواب مین دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اس لئے پیر اشہد الدین صاحب نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا وہ ایک حقیقی اور واقعی امر ہے کوئی شیطانی وسوسہ یا تمثل نہین ۔ پہر جب اس خواب کی بناپر حضرت مرزا صاحبؑ خلیفۃ الرسول ٹھہرے تو مطابق حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین ۔ مہدی بھی ہوئے اور اونکی اطاعت بھی مسلمانونپر واجب ٹھہری ۔ اور محمد ابن احمد مکی صاحب کے خواب کے مطابق یہہ خلیفۃ الرسول عیسٰےؑ ٹھہرا جو آسمان سے نازل ہوگیا اور اوسکو محمد ابن احمد صاحب نے اپنی آنکھہ سے دیکھہ لیا اور پہچان اور مان لیا ۔ فللّٰہ الحمد

اب ان خوابون کے مقابلہ مین جنکی صداقت عقل ونقل اور نیز واقعات کی بناپر ثابت ہوگئی لدہیانوی نقشہ نویس کا خواب کیونکر سچا قرار پاسکتا ہے

پس ضرور ہے کہ لدھیانوی مکذب کا خواب یا تو ازسرتاپا وسوسہ شیطانی ہو یا یہ کہ تعبیر اس کی لدھیانوی مکذب اور اسکے ہمجنس ثناءاللہ امرتسری نے سمجھ لی ہے وہ غلط ہو۔ اس خواب کے مصنوعی ہونیکی دلیل یہہ ہے کہ مکذب لکھتا ہے کہ براہین کی قیمت مین سے مبلغ عـہ دی تھی جو آج تک در بطن کے مصداق ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ لدھیانوی مکذب کا یہ بیان محض جھوٹ ہے۔ ناظرین پر یہہ امر مخفی نہ ہوگا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ جلد چہارم کے آخیر پر یہہ اشتہار شایع کر دیا تہا کہ براہین کی طبع کا انتظام اب حسب اسمائے الہی اور ہی رنگ پکڑ گیا ہے۔ پس جسے قیمت واپس لینی ہو وہ لیلے اسکے بعد سلسلہ کے اخبارات مین بھی احمدیون کیطرف سے بھی اشتہار دیئے گئے اگر لدھیانوی نقشہ نویس واقعی براہین احمدیہ کا خریدار قیمت دیکر ہانتا۔ اور اپنی قیمت واپس لینا چاہتا تھا تو اسبات کا ثبوت پیش کرے کہ اوسنے قیمت واپس پانیکی کیا کوشش کی جس پر اوسے قیمت واپس نہین ملی۔ آخر مین بنظر اتمام حجت اوسے اطلاع دیتا ہون کہ وہ براہین احمدیہ کی کل جلدین جو حضرت صاحبؑ سے اوس نے خرید کی تھین لدھیانہ کے احمدی برادران کے سامنے بذریعہ وی پی میرے پاس بھیجدے۔ اور ان احمدی برادران کا سرٹیفکٹ میرے پاس بھیجدے مین اوسکا پارسل باوا سئے قیمت وصول کرلونگا۔ اور عـہ کیلئے اوسے زیادہ واویلا کرنیکا انشاءاللہ العزیز

موقع نہ دونگا۔

لیکن اگر لدھیانوی مکذب کے خواب کو رویا صادقہ فرض کر لیا جائے تو فن تعبیر کی کتب معتبرہ کے مطابق اوسکی صحیح تعبیر حسب ذیل قرار پاتی ہے۔ چاہیئے کہ وہ دلی توجہ کے ساتھ سُنے۔

"بسا اوقات انسان دوسرے کو دیکھتا ہے اور اوس سے مراد اپنا نفس ہی ہوتا ہے معتبرین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی نبی کو خواب مین نابینا یا مجذوم یا کسی حیوان کی شکل مین دیکھے تو اسکی یہہ تعبیر ہوگی کہ یہ دیکھنے والا خود ان آفتون مین مبتلا ہو مثلاً اگر اُس نے کسی مقدس آدمی کو کجشیم دیکھا ہے تو اس کی یہہ تعبیر ہوگی کہ دین مین وہ آپ ہی ناقص ہے اور اگر مجذوم دیکھا ہے تو اسکی یہ تعبیر ہوگی کہ وہ آپ ہی فساد دین پڑا ہوا ہے اور اگر اوس نے نبی کی مسخی صورت دیکھی ہے تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ آپ ہی اپنے دین مین مسخی صورت رکھتا ہے کیونکہ مقدس لوگ آئینہ کیطرح ہوتے ہین انسان جو کچھ ان کی شکل و وضع مین اپنے رویا مین فرق دیکھتا ہے درحقیقت اوس کا آپ ہی مرتکب ہوتا ہے"

وہ رسالہ کامل التعبیر کے صفحہ ۷۲ مین لکھا ہے کہ اگر کسے بیند کہ اندامے از اندامہائے رسول اللہ صلعم کم بود آن نقصان نقصان

دیکھے بینند باشد - ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ اگر کسے رسول اللہ صلعم را ناقص بیند آن نقصان بہ بینندہ باز گردد"۔ (ماخوذ از کتاب ازالۃ الاوہام)

پس تعبیر الرویا کے اصول کو مدنظر رکھکر لدھیانوی مکذب کے خواب کی صحیح تعبیر یہ ہوتی ہے۔ کہ لدھیانوی مذکور جب انصاف اور راستی سے مونہہ موڑکر بعض مولویوں کے برائے نام تقدس وعلم پر جو فی حقیقت حجاب اکبر کا مصداق تھا حضرت مرزا صاحب کی زور دار تحریروں کو نظر انداز کرکے تکذیب کی فکر مین غلطان پیچان ہوا تو خدا کیطرف سے تنبیہاً اوسے یہ خواب دکہایا گیا۔ اس خواب مین مکذب کی کجروی کا نقشہ مسجد کی محراب دکھن طرف ہونیکی صورت مین اوس کے سامنے آیا اسپر فرشتہ نے میر ناصر نواب کی شکل مین متمثل ہوکر اوسے یہہ جتایا کہ یہہ سب اسکے سبب ہے کہ اسکی تقلید کی اور وہ شہادت مین جنکی اوسے پیروی نہین کرنا چاہئے بلکہ جمعہ کے روز سے سورۃ الجمعہ والی پیشگوئی اور اسکی تفسیر مندرجہ حدیث پر غور کرکے سمجھ لینا چاہئے کہ بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے اور اسکے زیر علم مسلمانون کی جماعتون کے جمع ہونیکا یہی وقت ہے۔ پس لدھیانوی مکذب کو بہی مصدقین کی جماعت مین داخل ہوجانا چاہئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو لوگ محکمات یعنے زوردار باتون کو چھوڑ کر متشابہات کی پیروی کرتے ہین اونکے دلون مین زیغ یعنی کجی ہوتی ہے لدھیانوی مکذب کی یہی زیغ اوس کو

مسجد کی محراب جنوب رو ہونیکی صورت مین دکھائی گئی پھر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا آئینہ صفت چہرہ جب اوس کے سامنے آیا تو مکذب کی عین خطا کا نقشہ اوسکی دہنی آنکھ کے ناقص ہونیکی شکل مین دکہلایا گیا۔ کامل التعبیر کی عبارت اس تعبیر کی عبارت پر حجت قاطعہ ہے۔ لہذا یہ خواب حضرت مرزا صاحب کی بطلان دعوے کا نشان نہین بلکہ اونکی صداقت دعوے پر ایک زبردست شہادت ہے جس سے لدھیانوی اور امرتسری دونونکا خطاکار ہونا ظاہر ہے۔

بیوفا ثناء اللہ اپنے ہفوات کے صفحہ ۲-۳ مین لکھتا ہے

"اس مختصر سے ٹریکٹ میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ مرزاجی کے بعض عقائد اور چند ایک تناقضات لکھے جائین.... مرزاجی گورنمنٹ کی دجالیت ان الفاظ مین ظاہر کرتے ہین۔ مدت ہوئی کہ گروہ دجال ظاہر ہوگیا ہے اور بڑے زور سے اسکا ظہور ہو رہا ہے اور اسکا گدھا بھی درحقیقت اسیکا بنایا ہوا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشا ہے۔ مشرق ومغرب کا سیر کر رہا ہے احادیث صحیحہ مین اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا ہی بنایا ہوا ہوگا پھر اگر وہ ریل نہین تو کیا ہے ازالہ صفحہ ۶۸۵ طبع اول ایضاً صفحہ ۵۵۸ عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح طور پر اپنا مدعا بتلا رہی ہے کہ جن نے

ریل بنائی یا بنوائی ہے۔ وہی دجال ہے اور اسمین ذرہ بہر شک نہین کہ اس ملک مین ریل گورنمنٹ انگریزی نے بنائی ہے اور اوسکے حکم سے بنائی گئی ہے جیسے اور کام گورنمنٹ کے حکم سے ملک مین ہوتے ہین سب جیسے پلیس عدالت صفائی راہ وغیرہ وغیرہ جنکو مرزاجی بھی گورنمنٹ کے احسان بتایا کرتے ہین۔ اور صاف لکہا کرتے ہین کہ گورنمنٹ کے اون احسانات کے ہم تہ دل سے مشکور ہین کہ اس کی حفاظت کیوجہ سے جو کام مکہ مدینہ مین نہین کر سکتے آج اس جگہ کرتے ہین پس ثابت ہوا کہ مرزاجی کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی دجالونکی گورنمنٹ ہے جس نے اپنا گدہا بنا کر مرزاجی کو سواریکی تکلیف دی"

اس کی نقیض پھر اس دجالی گورنمنٹ کی اطاعت فرض بتلاتے ہین فرض بھی کسطرح؟ مریدون کو حکم دیتے ہین کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو بحکم آیت کریمہ واولی الامر منکم اپنے مین سے سمجھو چنانچہ فرماتے ہین اسلئے میری نصیحت اپنی جماعت کو بھی ہے کہ وہ انگریزون کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر مین داخل کرین اور دل کی سچائی سے اونکے مطیع رہین۔ رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳"

ہم اس عبارت مین مرزاجی نے جو گورنمنٹ کی کچی خوشامد کی ہے اسکے تو کیا کہنے ہین۔ انہون نے سمجہا کہ بس گورنمنٹ ایسی ہی

بہولی بہالی ہے کہ اسکو مسلمانون کے عقائد اور قرآن شریف کے ترجمے سے مطلق واقفیت نہین ہے۔ پس جو کچہہ مین کہونگا وہ فوراً صحیح سمجہہ لیگی اس بیجا خوشامد کی کوئی حد بھی ہے کہ آیت کے صاف اور صحیح معنی بگاڑ کر کہین کے کہین لگا دئیے اس قوم کو جسے آپ تو دجال بتلاوین اور آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین اپنی کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب جلد اول صفحہ ۱۳ پر قوم یاجوج لکھین اسی قوم کو اپنے مین سمجہنے کا سرکلر (حکم) جاری کرتے ہین جس کے صاف معنی ہین کہ مرزائی بھی دجال ہین یا قوم یاجوج"

پہر ہفوات صفحہ ۲ کے حاشیہ پر لکھا ہے

"مسلمانون کی مذہبی کتابون مین ثبوت ہے کہ قیامت سے پہلے ایک شخص دجال آئیگا جو خدائی کا دعوے کریگا اسکو حضرت مسیح قتل کرینگے مرزاجی نے جب مسیح کا عہدہ اختیار کیا تو دجال گورنمنٹ کو بنایا اب دیکھنا چاہیے کہ دجال مسیح سے مقتول ہوتا ہے یا مسیح دجال سے"

اور ہفوات صفحہ ۵ کے حاشیہ پر حسب ذیل وہ نوٹ لکھے ہین۔

* "اگر کسی کو شبہ ہو کہ مرزاجی تو پادریون کو دجال کہا کرتے ہین گورنمنٹ کو نہین تو ایسے صاحب ہمین بتلادین کہ اس ملک مین بلکہ دنیا کے کسی گوشہ مین پادریون نے ریل بنائی ہے"

کہ وہ ہم گورنمنٹ کی اطاعت اس آیت کے مصداق نہین جانتے بلکہ اپنے معاہدہ کے ایفار کا اثر سمجھتے ہین یہہ آیت مسلمان حاکمونکے واسطے ہے۔ چنانچہ منکم کا لفظ اس آیت مین موجود ہے" انتہی کلامہ

جواب - امرتسری مکذب نے اس طویل الذیل عبارت مین جو نکتہ چینیان کی ہین اونکو ہم نمبروار ذیل مین درج کرکے ہر ایک کا جواب لکھتے ہین۔

(۱) مرزاجی کی تحریرون مین تناقض ہے۔

(۲) مرزاجی کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی دجال ہے۔

(۳) مرزاجی نے جس گورنمنٹ کو دجالون کی گورنمنٹ لکہا اوسکی اطاعت فرض بتلائی ہے۔

(۴) مرزاجی نے انگریزی گورنمنٹ کی اچھی خوشامد کی ہے۔

(۵) انگریزی گورنمنٹ اولی الامر منکم مین داخل نہین یہ خاص مسلمان حاکمون کیلئے ہے۔

(۶) مرزاجی کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب نے انگریزونکو قوم یاجوج لکہا ہے۔

(۷) جب دجال و یاجوج کی اطاعت مرزاجی نے فرض ٹہرائی تو مرزاجی بھی دجال ہین یا قوم یاجوج۔

(۸) مرزاجی ریل کو گدھا بتاتے ہین پہر اوسپر سوار بھی ہوتے ہین

(۹) مسلمانون کی کتابون مین لکہا ہے کہ قیامت سے پہلے

مسیح دجال کو قتل کرینگے جب مرزاجی نے مسیح کا عہدہ اختیار کیا اور گورنمنٹ کو دجال بتایا تو وہ دجال یعنی گورنمنٹ کو قتل کرنا چاہتے ہین۔

(۱۰) انگریزی گورنمنٹ کی اطاعت آیہ کریمہ اولی الامر منکم کے مطابق فرض نہین بلکہ ثناء اللہ وغیرہ کے معاہدہ کے ایفار کا اثر ہے۔

اب ہم ان سب نکتہ چینیون کا جواب نمبروار ذیل مین درج کرتے ہین

(۱) پہلی نکتہ چینی یہہ ہے کہ مرزاجی کی تحریرون مین تناقض ہے اسلئے وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود نہین ہو سکتے اسکا **جواب** یہہ ہے کہ

(الف) تناقض جو ایک ملہم من اللہ مامور من اللہ نبی رسول مسیح موعود اور مہدی مسعود کی شان کے منافی ہو سکتا ہے وہ صرف ایسا تناقض ہو سکتا ہے جو لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کے مصداق ہوا اسلئے وہی تناقض فی الحقیقت ایسا ہو سکتا ہے جو کسی مدعی الہامات کے نفس الہام مین تناقض ہو۔ ملہم من اللہ کی خطا اجتہادی تناقض زیر بحث کی تعریف مین داخل نہین ہو سکتی اسکے ساتھہ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے ہر ایک حکم میعادی کی میعاد گذرنے پر اوسکے خلاف دوسرا حکم دیا جائے یا بالفاظ دیگر ایک حکم منسوخ کرکے دوسرا حکم پہلے کے خلاف دیا جائے یا جب تبدیل مصلحت پر حکم تبدیل کیا جائے تو یہہ باتین

اگر نفس الہام مین بھی پائی جائین تاہم تناقض زیر بحث کی تعریف مین داخل نہین ہوتین اس قاعدہ کو ملحوظ رکھکر ہم دعوے سے کہتے ہین کہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کے الہامات یا تحریرات مین کوئی تناقض زیر بحث نہین پایا جاتا۔ جن باتون کو ثناء اللہ وغیرہ مکذبین نے تناقض سمجھا ہے۔ وہ یا تو ایسی ہین کہ درصل متناقض ہی نہین یا اگر متناقض ہین تو وہ تناقض ایسا نہین جو مامور من اللہ کی شان عالی کے منافی ہو۔

(ب) علمی اصول کے مطابق دو کلامون مین تناقض متحقق ہونیکے لیے ہشت شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر وہ شرطین پائی نہ جائین تو پہر تناقض بھی نہین ہو سکتا۔ ان شرطون کو کسی شاعر نے ان دو شعرون مین جمع کردیا ہے۔

در تناقض ہشت وحدت شرط دان ۔۔۔ وحدت موضوع و محمول و مکان
وحدت شرط و اضافت جزو کل ۔۔۔ قوۃ و فعل است در آخر زمان

ان اصول کی پابندی کے ساتھہ بھی جب امرتسری مکذب کی ان نکتہ چینیون پر نظر ڈالی جاتی ہے جو اونہون نے حضرت اقدس کی تحریرات پر کی ہین تو ظاہر ہوجاتا ہے کہ وہ نکتہ چینیان محض تعصب کے جوش اور سوء فہمی کا نتیجہ ہین۔ اس لیے کسی طرح پر قابل التفات نہین۔

(ج) امرتسری مکذب باوجود اسقدر بغض و عناد کے

جو اوسکو سلسلہ عالیہ کے ساتھ ہے حضرت اقدس مرزا صاحب کے الہامات مین کوئی تناقض نہین دکھلا سکا۔ اسلیئے حضرت صاحب کے الہامات مطابق آیہ کریمہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا حقیقت الہامات الہیہ ہین اسلیئے اونکا انکار شقاوت و خسران کا موجب ہے۔

(۲) ثناء اللہ کی دوسری نکتہ چینی یہہ ہے کہ مرزا جی گورنمنٹ انگریزی کو دجال بتلاتے ہین اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب پر یہہ صریح افترا ہے۔ کیونکہ حضرت اقدسؑ ہمیشہ تحریراً و تقریراً یہی تعلیم دیتے رہے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی اور چیز ہے سراسر برکت ہے مگر پادریت و مسیحیت بلحاظ مفاسد موجودہ بیشک قابل نفرت و حقارت ہے۔ ان دونون باتون پر حضرت اقدس کی تحریرات و تقریرات اسقدر واضح ہوتی رہی ہین کہ اب کوئی دجال و بطال اپنی مفسدانہ و مفتریانہ کارروائی سے حضرت صاحب کی روشن تعلیم پر پردہ نہین ڈال سکتا۔ اسی کتاب ازالہ اوہام مین جس سے نکتہ چینی کے لئے امرتسری مکذب نے چند فقرے نوٹ کئے ہین حضرت صاحب نے اسبارہ مین کافی سے زیادہ لکھدیا ہے۔ لہذا ہم کتاب مستطاب ازالہ اوہام سے ہی ثناء اللہ کی اس نکتہ چینی کا محض شرارت یا حماقت پر مبنی ہونا ثابت کئے دیتے ہین۔

ازالہ اوہام طبع ثانی کے صفحہ ۲۸ مین لکھا ہے

"میرا یہہ دعوے ہے کہ تمام دنیا مین گورنمنٹ برطانیہ کیطرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہین جس نے زمین پر ایسا امن قایم کیا ہو مین سچ سچ کہتا ہون کہ جو کچہہ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت مین اشاعت حق کر سکتے ہین یہہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ مین بیٹہکر بھی ہرگز بجا نہین لا سکتے۔ اگر یہہ امن اور آزادی اور بے تعصبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کیوقت عرب مین ہوتی تو وہ لوگ ہرگز تلوار سے ہلاک نہ کئے جاتے اگر یہہ امن اور آزادی اور بے تعصبی اسوقت کے قیصر اور کسرےٰ کی گورنمنٹون مین ہوتی تو وہ بادشاہتین اب تک قائم رہتین"

پہر ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۴۸۸ سے لکھتے ہین۔

"گو مین اسبات کو تو مانتا ہون کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بہی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانون مین فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریون کی مانند کوئی ابتک دجال پیدا نہین ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا مسلم کی حدیث مین ہے وان عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال۔ یعنی عمر بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش آدم سے قیامت تک کوئی امر فتنہ اور ابتلا کی رو سے

دجال کے وجود سے بڑہکر نہین اب اول تو یاد رکھنا چاہئے کہ لغت مین دجال جہوٹون کے گروہ کو کہتے ہین جو باطل کو حق کے ساتھہ مخلوط کر دیتے ہین اور خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے لئے مکر اور تلبیس کو کام مین لاتے ہین اب مین دعوے کے ساتہہ لکہتا ہون کہ مطابق منشاء مسلم کی حدیث کے جو ابھی مین بیان کر آیا ہون اگر ہم حضرت آدم کی پیدائش سے آجتک بذریعہ ان تمام تحریری وسائل کے جو ہمین ملے ہین دنیا کے تمام ایسے لوگون کی حالت پر نظر ڈالین۔ دجالیت کی نظیر ہرگز ہمکو نہین ملیگی انہون نے ایک موہومی اور فرضی مسیح اپنی نظر کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ جو بقول ان کے زندہ ہے اور خدائی کا دعوے کر رہا ہے سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوے ہرگز نہین کیا یہہ لوگ خود اوسکیطرف سے وکیل بنکر خدائی کا دعوے کر رہے ہین اور اس دعوے کے سرسبز کرنیکے لئے کیا کچہہ انہون نے تحریفین نہین کین اور کیا کچہہ تلبیس کے کام استعمال مین نہین لائے اور مکہ اور مدینہ چہوڑکر اور کونسی جگہ ہے جہان یہہ لوگ نہین پہنچے۔ کیا کوئی دھوکہ دینے کا کام یا گمراہ کرنیکا منصوبہ یا بہکانیکا کوئی طریقہ ایسا بھی ہے جو ان سے ظہور مین نہین آیا کیا یہہ سچ نہین کہ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبون کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کیطرح محیط ہو گئے ہین۔ جہان یہ لوگ جائین اور جہان اپنا مشن قائم کرین ایک عالم کو تہ و بالا کر دیتے ہین۔ وہ دولتمند اسقدر ہین کہ گویا دنیا کے تمام

خزانے اون کے ساتھہ ساتھہ پھرتے ہین اگرچہ گورنمنٹ انگریزی کو مذہب سے کچھہ سروکار نہین ہے اپنے شاہانہ انتظام سے مطلب ہے۔ مگر درحقیقت پادری صاحبون کی بھی ایک الگ گورنمنٹ ہے۔ جو بیشمار روپیہ کی مالک اور گویا تمام دنیا مین اپنا تار و پود پھیلا رہی ہے اور ایک قسم کا جنت اور جہنم اپنے ساتھہ لئے پھرتے ہین جو شخص ان کے مذہب مین آنا چاہتا ہے اس کو وہ جنت دکھلایا جاتا ہے اور جو شخص اونکا اشد مخالف ہو جائے اس کے لئے جہنم کی دھمکی ہے ان کے گھرون مین روٹیان بہت ہین۔ گویا ایک پہاڑ روٹیون کا جس جگہ رہین ساتھہ رہتا ہے اور اکثر شکم بندہ لوگ انکی سفید سفید روٹیون پر مفتون ہو کر ربنا المسیح کہنا شروع کر دیتے ہین۔ مسیح دجال کی کوئی بھی ایسی علامت نہین جو ان مین نہ پائی جائے ایک وجہ سے یہہ مردون کو بھی زندہ کرتے ہین اور زندون کو مارتے ہین (سمجھنے والا سمجھلے) اور اسمین تو شک نہین کہ ان کی آنکھہ ایک ہی ہے - جو بائین ہے اگر ان کی دائین آنکھہ موجود ہوتی تو یہہ لوگ خدا تعالے سے ڈرتے اور خدائی کے دعوے سے باز آتے۔ بیشک یہی سچ ہے کہ پہلی کتابون مین قوم دجال کا ذکر ہے حضرت مسیح ابن مریم نے بھی انجیل مین بہت ذکر کیا ہے اور پہلے صحیفون مین بھی جا بجا ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بلاشبہ ایسا ہی چاہئے تہا کہ ہر ایک نبی

اس مسیح دجال کے آنے کی پہلے سے خبر دیتا سو ہر ایک نے تصریحاً یا اجمالاً اشارۃً یا کنایتاً خبر دی ہے حضرت نوحؑ سے لیکر ہمارے سید و مولے خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ السلام کے عہد مبارک تک اس مسیح دجال کی خبر موجود ہے۔ جسکو مین دلائل کے ساتھہ ثابت کر سکتا ہون اور جسقدر اسلام کو ان لوگون کے ہاتھہ سے ضرر پہنچا ہے اور جسقدر انہون نے سچائی اور انصاف کا خون کیا ہے ان تمام خرابیون کا کون اندازہ کر سکتا ہے ہجرت مقدسہ کی تیرھوین صدی سے پہلے ان تمام فتنون کا نام و نشان نہ تھا اور جب تیرھوین صدی کچھہ نصف سے زیادہ گذر گئی تو ایک دفعۃً اس دجالی گروہ کا خروج ہوا اور پھر ترقی ہوتی گئی۔ یہان تک کہ اس صدی کے آخر مین بقول پادری ھیکر صاحب پانچ لاکھہ تک صرف ہندوستان مین ہی کرسٹان شدہ لوگون کی نوبت پہنچ گئی اور اندازہ کیا گیا کہ قریباً بارہ سال مین ایک لاکھہ آدمی عیسائی مذہب مین داخل ہو جاتا ہے جو ایک عاجز بندہ کو خدا خدا کر کے پکارتا ہے۔ اس بات سے کوئی دانا بے خبر نہین کہ ایک جماعت کثیر اسلام کی یا یون کہو کہ اسلام کے بہوکون اور ننگون کا ایک گروہ پادری صاحبون نے صرف روٹیان اور کپڑے دکہا کر اپنے قبضہ مین کر لیا ہے اور جو روٹیون کے ذریعہ سے قابو مین نہ آئے وہ عورتون کے ذریعہ سے اپنے پنجہ مین کئے گئے اور جو اس طرح پر بھی دام مین نہین آسکے

اسکے لئے ملحد اور بیدین کرنیوالا فلسفہ پھیلایا گیا جس مین آج لاکہون نوخیز بچے مسلمانون کے گرفتار اور مبتلا پائے جاتے ہین جو نماز پرہنستے اور روزہ کو ٹھٹھے سے یاد کرتے اور وحی الٰہی کو ایک خواب پریشان خیال کرتے ہین اور جو لوگ اس لائق بھی نہین تھے کہ انگریزی فلسفہ کی تعلیم پاوین انکے لئے بہت سے بناوٹی قصے جو محض پادری صاحبون کے بائین ہاتہہ کا کرتب تھا جن مین کسی تاریخ یا کہانی کے پیرایے مین ہجو اسلام درج تھی عام طور پر شایع کر دئے گئے اور پھر اسلام کے رد مین اور ہمارے سید و مولےٰ النبی صلی اللہ علیہ والسلام کی تکذیب مین بیشمار کتابین تالیف کر کے ان لوگون نے ایک دنیا مین مفت تقسیم کین اور اکثر کتابون کے بہت سی زبانون مین ترجمے کر کے شایع کئے رسالہ فتح اسلام کے ۴۷ صفحہ کے حاشیہ کو پڑہکر دیکھو کہ ایک ۲۱ سال مین ان لوگون نے اپنے پرتلبیس خیالات کے پھیلانے کے لئے سات کروڑ سے کچہہ زیادہ کتابین مفت تقسیم کی ہین تا کسی طرح اسلام سے لوگ دست بردار ہو جائین اور حضرت مسیح کو خدا مان لیا جائے۔ اللہ اکبر اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر مین یہہ لوگ اول درجہ کے دجال نہین اور انکے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہین تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا۔

رسالہ احمدی جلد ۲ نمبر ۱ بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

دیکھو! اے غافلو دیکھو! کہ اسلامی عمارت کے مسمار کرنیکے لئے کس درجہ کی یہہ کوشش کر رہے اور کس کثرت سے ایسے وسائل مہیا کئے گئے ہین اور انکے پہیلانے مین اپنے جانون کو بھی خطرہ مین ڈالکر اور اپنے مال کو پانی کی طرح بہاکر وہ کوششین کی ہین کہ انسانی طاقتون کا خاتمہ کر دیا ہے یہانتک کہ نہایت شرمناک ذریعے اور پاکیزگی کے برخلاف منصوبے اس راہ مین ختم کئے گئے اور سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کیلئے طرح طرح کی سرنگین طیار کی گئین اور اسلام کے مٹانے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتین نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کی گئین ہزارہا قصے اور مباحثات کی کتابین محض افترا کے طور پر اور محض اس غرض سے بنائی گئین تا اگر اور طریق سے نہین تو ایسے طریق سے دلون پر بداثر پڑے کیا کوئی ایسی رہزنی کا طریق ہے جو ایجاد نہین کیا گیا؟ کیا کوئی ایسی حیل گمراہ کرنیکی باقی ہے جس کے یہہ موجد نہین پس ظاہر ہے کہ یہہ کرسچن قومون اور تثلیث کے حامیون کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیان ہین اور سحر کے اس کامل درجہ کا نمونہ ہے جو بجز اول درجہ کے دجال کے جو دجال معہود ہے اور کسی سے ظہور پذیر نہین ہوسکتین لہذا نہین

لوگون کو جو پادری صاحبون کا گروہ ہے دجال معہود ماننا پڑا اور چونکہ ہم جب اس اکثر حصہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہین جو گذر چکا تو ہماری نظر اس استقرائی شہادت کو ساتھ لیکر عود کرتی ہے کہ زمانہ کے سلسلہ گذشتہ مین جہان تک پتہ مل سکتا ہے دجالیت کی صفت اور اس کی کامیابیون مین کوئی ان لوگون کا نظیر نہین اور ان کے ساحرانہ کامون مین کوئی انکے مساوی نہین اور چونکہ احادیث صحیحہ مین دجال معہود کی یہی علامت لکھی ہے کہ وہ ایسے فتنے برپا کریگا کہ جہانتک اسوقت سے ابتداے دنیا کے وقت تک نظر ڈالین اسکا نظیر نہین ملیگا- لہٰذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیئے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہین جنکے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گذشتہ کے دجالین مین سے انکی نظیر پیش کرو۔

حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر مندرجہ بالا سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آپ نے عیسائیون مین سے پادریون کے گروہ کو جس نے اسلام کی بیخکنی کیلئے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا دجال معہود بتایا ہے اور گورنمنٹ کی نسبت صاف الفاظ مین لکھدیا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کو مذہب سے کچھ سروکار نہین اپنے شاہانہ انتظام سے مطلب ہے۔

پس مولوی ثناء اللہ کا یہہ بیان کہ مرزا جی کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی

دجال یا دجالون کی گورنمنٹ ہے محض جھوٹ اور سراسر افترا پردازی و شرارت و خباثت پر مبنی ہے۔

واقعات شہادت دیتے ہین کہ دراصل عیسائیون کے دو گروہ ہین ایک تو وہ جو مقدس دین اسلام کی تخریب اور الوہیت مسیح اور کفارہ کی اشاعت کیلئے ہر قسم کے ناجائز و شرمناک ذرائع کو بھی کام مین لاتے ہین- اس گروہ مین جنکو لیڈری کا منصب حاصل ہے وہ پادری کہلاتے ہین- دوسرا گروہ وہ ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے پہلے گروہ سے کچھہ سروکار نہین رکھتا جیسے یونیٹیرین وغیرہ جو تثلیث کا ابطال کرتے ہین اور نیز وہ محققین جو تثلیث و کفارہ کا علمی اصولون کی بنا پر بڑے زور سے رد کرتے ہین- نیز وہ لوگ جو اپنے دنیوی مشاغل مین منہمک ہین اور مذہب کی کچھہ پرواہ نہین کرتے یا جو ایسے نیکدل اور پاک طینت ہین کہ مذہبی ترقی کیلئے کسی ناجائز کوشش کو روا نہین رکھتے بلکہ انصاف دوست اور حق پسند ہین اور انہین سے جب کسی پر حق کھل جاتا ہے تو وہ بطیب خاطر اسلام مین داخل ہو جاتا ہے- حضرت اقدس مرزا صاحب گورنمنٹ انگریزی کو دوسرے گروہ مین داخل سمجھتے ہین- اگر ثناء اللہ کے خیال مین مرزا صاحب کی یہہ تحریر بھی خوشامد ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ بربنائے واقعات یہہ بات ثابت کر دکھائے کہ انگریزی گورنمنٹ بھی پادریون کی طرح اسلام کی بیخکنی کے لئے ہر قسم کی ناجائز کوشش کرتی چلی آتی ہے- اگر وہ یہہ بات ثابت نہ کرسکے تو اسے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اس تحریر پر ایمان لانا چاہیے کہ گورنمنٹ انگریزی کو مذہب سے کچھہ سروکار نہین اپنے شاہانہ انتظام سے مطلب ہے مگر وہ بھلا کب ایمان لانیوالا ہے اوسے تو اپنے دلی بخارات اس پیرایہ مین نکالنا منظور ہین۔

حال مین کلکتہ کے عیسائی اخبار ایپی فنی مورخہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مین کسی شخص نے پادری ایڈیٹر صاحب سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگون کو اشاعت مذہب عیسائی کے لیے عیسائی گورنمنٹ سے مدد نہین ملتی؟ پادری صاحب اس کے جواب مین لکھتے ہین کہ نہین۔ اس سوال و جواب سے بھی حضرت اقدس مرزا صاحب کی تحریر کی تصدیق ہوتی ہے۔

وہابی پالٹی کے ممبر ثناء اللہ امرتسری نے پرائی بدشگونی کیلئے اپنی ناک پر ایک تیز چھرا پھیرا ہے۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کو دجالون کی گورنمنٹ لکھکر سخت توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ یہہ گورنمنٹ ہرگز دجالون کی گورنمنٹ نہین۔ ہان صرف ایک صورت ہے جس سے گورنمنٹ برطانیہ دجالون کی گورنمنٹ کہلائی جاسکتی ہے۔ اور وہ صورت یہہ ہے کہ اربٹ ثناء اللہ اور اوس کے ہمخیال وہابی مُلّا ضرور بطال و دجال ہین جو گورنمنٹ برطانیہ کی زیر حکومت امن و آزادی کے ساتھہ زندگی بسر کرتے ہین۔ پس گورنمنٹ برطانیہ ان دجالون کی گورنمنٹ بھی ہے اور باایں ہمہ اس گورنمنٹ کی اطاعت ہم سب پر فرض ہے۔

(۳) تیسری نکتہ چینی کا جواب یہہ ہے کہ جب حضرت اقدس مرزا صاحب

کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی دجال یا دجالون کی گورنمنٹ نہین تو پھر

(۴) چوتھی نکتہ چینی کا یہہ جواب ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کی کبھی خوشامد نہین کی بلکہ سچی تعریف کی ہے۔ مقدس اسلام کی تعلیم بیشک یہی ہے کہ اہل اسلام منافقانہ نہین بلکہ مخلصانہ طور پر اپنے بادشاہ کی اطاعت کرین علاوہ برین قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جب گورنمنٹ انگریزی کے احسانات ہم پر بیحد ہین تو قرآنی تعلیم کے مطابق ہمین اون احسانات کا شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ اور احسان کا عوض اتارنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ اس کام کو حضرت اقدس مرزا صاحب نے عمر بھر نہایت آزادی اور خلوص کے ساتھہ انجام دیا۔ اور ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی کے برکات و احسانات تحریراً و تقریراً یاد دلاکر گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وفادارانہ انقیاد و اطاعت کا برتاؤ رکھا اور اوس پر ہمیشہ عمل کرکے دکھایا اور ایسی ہی تعلیم دی شاید یہی بات ہے جو ثناء اللہ و اوس کے ہم خیالون کو بہت کھٹکتی ہے۔

(۵) پانچوین نکتہ چینی یہہ ہے کہ مرزا جی کے نزدیک انگریزی گورنمنٹ آیۃ کریمہ اولی الامر منکم مین داخل ہے۔ حالانکہ یہہ آیت خاص مسلمان حاکمون کیلئے ہے۔

جواب۔ حضرت صاحب کی جس عبارت پر نکتہ چینی کی گئی ہے اوس عبارت مین اس نکتہ چینی کا جواب بھی موجود ہے اسلیے ہم وہ عبارت

یہان نقل کئے دیتے ہین اور وہ عبارت یہہ ہے

"اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اوس سے مذہبی فائدہ ہمین حاصل ہو سکے وہ ہم مین سے ہے اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزون کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر مین داخل کرین اور دل کی سچائی سے اون کے مطیع رہین کیونکہ وہ ہمارے دینی مقاصد کے حارج نہین ہین بلکہ ہم کو ان کے وجود سے بہت آرام ملا ہے اور ہم خیانت کرینگے اگر اس بات کا اقرار نکرین کہ انگریزون نے ہمارے دین کو ایک قسم کی وہ مدد دی ہے کہ جو ہندوستان کے اسلامی بادشاہون کو بھی میسر نہین آسکی کیونکہ ہندوستان کے بعض اسلامی بادشاہون نے اپنی کوتاہ ہمتی سے صوبہ پنجاب کو چھوڑ دیا تھا اور ان کی اس غفلت سے سکھون کی متفرق حکومتون کے وقت مین ہمپر اور ہمارے دین پر وہ مصیبتین آئین کہ مساجد مین جماعت کے ساتھہ نماز پڑھنا اور بلند آواز سے اذان دینا بھی مشکل ہو گیا تھا اور پنجاب مین دین اسلام مرچکا تھا۔ پھر انگریز آئے اور انگریز کیا پھر ہمارے نیک طالع ہماری طرف واپس ہوئے اور انہون نے دین اسلام کی حمایت کی اور ہمارے مذہبی فرائض مین ہمین پوری آزادی بخشی اور ہماری مسجدین واگذار کین اور پھر مدت دراز کے

بعد پنجاب مین شعار اسلام دکھائی دینے لگا۔ پس کیا یہہ احسان یاد رکھنے کے لائق نہین بلکہ سچ تو یہہ ہے کہ بعض سلطنت ہائے اسلامی بادشاہون نے تو اپنی غفلتون سے کفرستان مین ہمین دبکا دیا تھا اور انگریز ہاتھہ پکڑ کر پھر ہمین باہر نکال لائے۔ پس انگریزون کے برخلاف بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہنا خدا تعالے کی نعمتون کو فراموش کرنا ہے"

ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳

یہہ وہ دلائل ہین جو حضرت اقدس مرزا صاحب نے سلطنت انگلشیہ کو اولی الامر منکم مین داخل ہونیکے لئے تحریر فرمائے ہین جنکو ثناء اللہ نہ توڑ سکا اور نہ آیندہ توڑ سکتا ہے۔ کیا اس مین کسی عقلمند کو شک ہو سکتا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ ہمارے مقاصد دینیہ کی مخالف نہین اور اسکے زیر حکومت ہم اپنے مذہبی فرائض نہایت آزادی کے ساتھہ انجام دیتے ہین اور احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے ہر قسم کی جائز کوشش عمل مین لا سکتے ہین۔ ہمارے دنیوی لیڈر اہل اسلام کی ترقی کے لئے جس مناسب تدبیرین گورنمنٹ سے اعانت کی استدعا کرتے ہین اونمین گورنمنٹ حتی الامکان ہمین مدد دیتی ہے اور خود بھی ہماری ترقی اور بہبودی کے لئے مفید تدبیرین سوچتی ہدایتین جاری کرتی اور ان کی تعمیل و تکمیل کے لئے اپنے مال سے بھی دریغ نہین کرتی ہے۔ پس کسی دیانتدار با شرافت و حیادار کا کام نہین کہ ان احسانات کو فراموش کرکے سلطنت انگلشیہ

کو کم از کم بمنزلہ اسلامی سلطنت کے نہ سمجھے یہی وجہ ہے کہ جمہور علماے اہل اسلام نے ہندوستان کو دار الحرب قرار نہین دیا بلکہ دار الامن یا دار الاسلام سمجھا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ فاضل اجہل ثناراللہ امرتسری بھی گورنمنٹ انگریزی کو کم از کم بمنزلہ اسلامی گورنمنٹ ضرور سمجھیگا اور جب وہ ایسا سمجھے تو پہر اوسکے مذہب کے مطابق گورنمنٹ انگلشیہ کا اسلامی گورنمنٹ ہونا ہم ثابت کئے دیتے ہین۔

ثناراللہ نے اپنے ہفوات کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔

"یہہ امر تو سب پر روشن ہے کہ مرزا جی کو اپنی تحریر کی خبر نہین رہتی کہ مین پہلے کیا لکھ چکا ہون اور اب کیا لکہتا ہون اس قسم کے اختلافات جو الہامی نبی رسول بلکہ ولد اللہ* مسیح موعود مہدی مسعود کی شان سے تو کیا اونے امصنف سے بھی بعید ہین"۔ اور لفظ ولد اللہ پر نشان لگاکر حاشیہ پر یہہ نوٹ لکہا ہے۔

پس ظاہر ہے کہ فاضل اجہل امرتسری کے مذہب کے مطابق بمنزلہ ولد اور ولد مین کچھہ فرق نہین ایک ہی بات ہے اس لئے امرتسری قانون کے مطابق بمنزلہ اسلامی گورنمنٹ اور اسلامی گورنمنٹ مین کچھ فرق نہین ایک ہی بات ہے۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو جو گورنمنٹ اسلامی کے

* مرزا جی کا الہام ہے "انت منی بمنزلۃ اولادی" دیکھو رسالہ دافع البلاء۔ منہ ہفوات صفحہ

حکم مین داخل سمجھکر اولی الامر منکم مین شامل کیا ہے۔ یہہ بالکل صحیح و بجا و درست ہے۔ اس پر فاضل اجہل امرتسری کی فضول نکتہ چینی صرف روٹیان کمانے اور خریدارون کو خوش کرنیکے لئے ہے یہی وجہ ہے کہ وہ خود غرضی سے اندہا ہوکر اناپ شناپ جو چاہتا ہے لکھتا چلا جاتا ہے۔ اوسے اپنی تحریر کی خبر نہین رہتی کہ مین پہلے کیا لکھہ چکا ہون اور اب کیا لکھتا ہون اس قسم کے اختلافات جو خرافات ثناراللہ کا ذخیرہ بڑہا رہے ہین مولوی فاضل امرتسری کی شان سے تو کیا اونے مصنف سے بھی بعید ہین۔

اس موقع پر اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ آیۃ کریمہ اولی الامر منکم مین جو لفظ منکم ہے اوس سے فاضل اجہل امرتسری کو متشابہ لگا ہے وہ اپنے خیال مین سمجھہ بیٹہا ہے کہ لفظ منکم قرآن کریم مین صرف مسلمانون کے لئے ہی بولا گیا ہے مگر یہ خیال اوسکا غلط ہے اوسے چاہئے کہ آیہ کریمہ الم یاتکم رسل منکم کی تلاوت کرے جسمین جن وانس کو مخاطب کیا گیا ہے پس اولی الامر منکم مین لفظ منکم سے مراد جنس انسان ہے مذہب کی کوئی قید نہین۔ حضرت مرزا صاحب ع کے مسلک کی تائید آیۃ کریمہ ذیل سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لا ینہکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ اللہ تعالے تمہین ان لوگون سے احسان کرنے یا بانصاف پیش آنے

سے منع نہین کرتا جو تمہارے ساتھہ دین کی بابت جنگ نہین کرتے اور تمہین جلاوطن نہین کرتے۔

(۶) ثناءاللہ کی چہٹی نکتہ چینی یہہ ہے کہ مرزاجی کے خلیفہ حکیم نورالدین صاحب نے انگریزون کو قوم یاجوج لکہا ہے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ روسیون اور انگریزون کا قوم یاجوج وماجوج ہونا تو حضرت مرزا صاحب نے بھی لکہا ہے اور ازالہ اوہام مین جس کی بعض عبارات کے متعلق آپ اس موقع پر بحث کر رہے ہین یہی بات کمال وضاحت کے ساتھہ درج ہے۔ پہر کیا وجہ ہے کہ آپ کتاب ازالہ اوہام کو چہوڑ کر حضرت حکیم صاحب کی کتاب فصل الخطاب کی ورق گردانی کرنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے فرط تعصب کیوجہ سے حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات بالاستیعاب کبھی دیکھی نہین باوجود وہابی ہونیکے سنی سنائی باتون پر ایمان لے آنیوالے سنی کی طرح آپ نے اپنی دوزخ شکم بھرنیکے لیے اپنا اعمالنامہ ہفوات کے نام سے شایع کردیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازالہ اوہام کے حصہ دوم صفحہ ۵۰۲ مین لکھتے ہین۔

"اور یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہہ دنیا کی دو بلند قبول قومین ہین جنمین سے ایک انگریز اور دوسرے روس ہین

یہہ دونون قومین بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہین یعنے اپنی خداداد طاقتون کے ساتھہ فتحیاب ہوئی جاتی ہین مسلمانون کی بدچلنیون نے مسلمانون کو نیچے گرادیا اور انکی تہذیب اور متانت شعاری اور ہمت اور اولوالعزمی اور معاشرت کے اعلیٰ اصولون نے بحکم ومصلحت قادر مطلق ان کو اقبال دیدیا ان دونون کا انجیل مین بھی ذکر ہے"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰۸ اور ۵۰۹ مین لکھا ہے۔

"ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال سمجھہ لیجیے یہہ دونون پرانی قومین ہین جو پہلے زمانون مین دوسرون پر کھلے طور پر غالب نہین ہوسکین اور ان کی حالت مین ضعف رہا لیکن خداتعالے فرماتا ہے کہ آخری زمانہ مین یہہ دونون قومین خروج کرینگی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھہ ظاہر ہونگی جیسا کہ سورہ کہف مین فرمایا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی دونون قومین دوسرون کو مغلوب کرکے پھر ایک دوسرے پر حملہ کرینگی اور جسکو خداتعالیٰ چاہیگا فتح دیگا چونکہ ان دونون قومون سے مراد انگریز اور روس ہین اسلیے ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اسوقت انگریزون کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہین۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہین سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکر نہ کرین تو پھر ہم خداتعالیٰ کے

بھی ناشکر گذار ہین کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا ہے اور پا رہے ہین وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ مین بھی نہین پاسکتے ہرگز نہین پاسکتے "

اگر ثناء اللہ امرتسری انگریزون اور روسیون کے یاجوج ماجوج ہونے سے انکاری ہے تو اوسے لازم ہے کہ وہ اون دلائل کو توڑکر دکہلائے جو ان کے یاجوج ماجوج ہونیکے ثبوت مین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کتابون مین شایع ہو چکے ہین۔ اگر اسقدر فرصت نہو تو صرف اون دلائل ہی کو رد کرکے دکھلاوے جو اس امر کے متعلق کتاب نور الدین مین لکھے گئے ہین ورنہ محض فضول گوئی سے اونکی فضیلت کون مان سکتا ہے

(۷) ساتوین نکتہ چینی یہہ ہے کہ جب دجال و یاجوج کی اطاعت مرزاجی نے فرض ٹہرائی تو مرزاجی بھی دجال ہین یا قوم یاجوج۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ فاضل امرتسری کی منطق دنیا سے نرالی ہے ورنہ اس کی منطق کے مطابق ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ ثناء اللہ نے چونکہ عیسائی گورنمنٹ کی اطاعت بربنائے معاہدہ فرض ٹھرائی ہے اس لئے ثناء اللہ عیسائی ہے اور جو لوگ دجال و یاجوج ماجوج کے ماتحت رہکر اونکی اطاعت بربنائے معاہدہ فرض ٹہرائینگے وہ نعوذ باللہ دجال و یاجوج ماجوج ہونگے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ ثم استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

سن او نادان امرتسری سن اولاد لا عتبادات بطل الحکم سہ
گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

(۸) ثناء اللہ کی آٹھوین نکتہ چینی یہہ ہے کہ مرزاجی ریل کو دجال کا گدھا بتاتے ہین پہر اوسپر سوار بھی ہوتے ہین۔

جواب اس نکتہ چینی کا جواب خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ازالہ اوہام مین لکھدیا ہے اوسکو نقل کر دینا کافی ہے اور وہ یہ ہے۔

"ایک اعتراض بھی اس رسالہ کے ختم ہونیکے بعد پیش کیا گیا اور وہ یہہ ہے کہ اگر مسیح دجال کے گدہے سے مراد یہی ریل گاڑی ہے تو اس ریل پر تو نیک و بد دونون سوار ہوتے ہین بلکہ جسکو مسیح موعود کا دعوےٰ ہے وہ بھی سوار ہوتا ہے پہر یہہ دجال کا گدہا کیونکر ہو گیا جواب یہہ ہے کہ بوجہ ملکیت اور قبضہ اور تصرف تام اور ایجاد دجالی گروہ کے یہہ دجال کا گدھا کہلاتا ہے اور اگر عارضی طور پر کوئی اس سے نفع اوٹھاوے تو اس سے وہ اوسکا مالک یا موجد ٹہر نہین سکتا خر دجال کی اضافت ملکی ہے۔ پھر اگر خدائے تعالیٰ دجال کے مملوکات و مصنوعات مین سے اپنے مومنون کو نفع پہنچاوے تو اس مین کیا جرم ہے۔ کیا انبیاء کفار کی مملوکات و مصنوعات سے نفع نہین اوٹھاتے تھے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر خچر کی سواری کرتے تھے حالانکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ گدھے سے گھوڑی کو ملانا ممنوع ہے اور

ایسے ہی بہت نمونہ پائے جاتے ہین - ماسوا اسکے جبکہ مسیح موعود قاتل دجال ہے یعنی روحانی طور پر تو بموجب حدیث من قتل قتیلاً سَلَبُهٗ جو کچھہ دجال کا ہے وہ مسیح کا ہے علاوہ اسکے مسلم کی حدیث مین جو ابو ہریرہ سے مروی ہے عیسےٰ کے آنیکی یہہ نشانیان لکھی ہین لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا یعنی عیسےٰ حکم اور عدل ہونیکی حالت مین اتریگا اس طرح پر کہ مسلمانون کے اختلافات پر حق کے ساتھہ حکم کریگا - اور عدل کو زمین پر قایم کردیگا صلیب کو توڑیگا خنزیرون کو قتل کریگا اور جزیہ کو اٹھا دیگا اور اوسکے آنے کا ایک نشان ہوگا کہ جوان اونٹنیان جو باربرداری اور سواری کا بخوبی کام دیتی ہین چھوڑدی جائینگی پھران پر سواری نہین کیجائیگی اب واضح ہو کہ یہہ ریل گاڑی کیطرف اشارہ ہے جس نے تمام سواریون سے قریباً نوع انسان کو فارغ کردیا ہے اور جو تمام دنیا کے ستر ہزار میل مین پہر گئی ہے اور ہندوستان کے سولہ ہزار میل مین چونکہ عرب مین اعلےٰ درجہ کی سواری جو ایک عرب کے تمام گھر کو اٹھا سکتی ہے اونٹنی کی سواری ہے جو باربرداری اور مسافت کے کٹ کرنے مین تمام سواریون سے بڑھکر ہے - اس لئے آنحضرت صلعم نے اسی کی طرف اشارہ کیا تا اعلےٰ کے ذکر کرنے سے ادنےٰ خود اسکے ضمن مین آجاے پس فرمایا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت مین یہہ سب سواریان بیقدر ہو جائینگی اور کوئی

ان کی طرف التفات نہین کریگا - یعنے ایک نئی سواری دنیا مین پیدا ہو جائیگی جو دوسری تمام سواریون کی وقعت کہو دیگی اب اگر عموماً تمام لوگ اس ریل گاڑی پر سوار نہون تو یہہ پیشگوئی ناقص رہتی ہے" ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۷۹-۶۸۱

(۹) ثناء اللہ کی نوین نکتہ چینی یہہ ہے کہ مسلمانون کی کتابون مین لکھا ہے کہ قیامت سے پہلے مسیح دجال کو قتل کرینگے جب مرزا جی نے مسیح کا عہدہ اختیار کیا اور گورنمنٹ کو دجال بنایا تو وہ دجال یعنی گورنمنٹ کو قتل کرنا چاہتے ہین اب دیکھین دجال مقتول ہوتا ہے یا مسیح"

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو ہرگز دجال نہین لکھا بلکہ ثناء اللہ نے لکھا ہے جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہین اسلئے یہ نکتہ چینی محض بے بنیاد ہے - ہان پادریونکو دجال ضرور لکھا ہے سو اوسکا مطلب اور قتل دجال کا مفہوم حقیقی بھی حضرت صاحب کی تحریرات محولہ بالا سے ظاہر ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہین - مزید تشریح کے لئے ازالہ اوہام کی ایک مختصر عبارت ہم یہان پر اور نقل کئے دیتے ہین اور وہ یہ ہے -

"خدا تعالےٰ کو منظور تھا کہ آخری زمانہ مین کوئی شخص مسیح کی قوت اور طبع مین پیدا ہو اور وہ اس گروہ کذاب کا مقابلہ کرے جنکی طبیعت اسکی طبیعت کے مغائر و مخالف واقع ہے سو گروہ کذاب کا نام

اس نے مسیح دجال رکھا اور حامی حق کا نام مسیح ابن مریم قرار دیا اور اوسکو بھی ایک گروہ بنایا جو مسیح ابن مریم کے نام سے سچائی کی فتح کیلئے دنیا کے اخیر تک کوشش کرتا رہیگا۔ سو ضرور تھا کہ یہہ آنیوالا مسیح ابن مریم کے نام سے ہی آتا کیونکہ جس تاثیر اماتت احیا کو مسیح دجال نے پھیلانا چاہا ہے اس تاثیر کے مخالف مسیح ابن مریم کو تاثیر دیگئی ہے جو روح القدس کے ذریعے اسکو ملی ہے سو جو شخص مسیح کے قدم پر وہ تاثیر لیکر آیا اور زہرناک ہوا کے مقابل پر جو ہلاک کرتی ہے یا ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ ایک تریاقی نفس اسکو عطا ہوا سو جبہ سے وہ مسیح ابن مریم کہلایا کیونکہ وہ روحانی طور پر مسیح کے رنگ مین ہو کر آیا مسیح کیونکر آسکتا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار روئین اسکو آنے سے روکتی ہے انتہی ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۲۱-۵۲۲

ناظرین اقتل دجال کی اصل حقیقت آیت کریمہ لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ پر ایک نظر غائر ڈالنے سے بھی نکتہ رس حضرات کو بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ بس اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ادلہ قاطعہ و براہین ساطعہ سے دجال یعنے پادریوں کے گروہ کو ہلاک یعنی مغلوب کردیا یا نہین۔ واقعات اسکا جواب اثبات مین دیتے ہین۔ لہذا حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا اظہر من الشمس ہے۔ ثناء اللہ اگر حیادار ہے تو وہ خود اپنے دل مین فیصلہ کرلے کہ اوسکی یہہ آرزو کہ مدعی مسیحیت موعود قتل ہوجائے

پوری ہوئین یا نہین۔ مقدمہ تفسیر ثنائی مین امرتسری مکذب تسلیم کرچکا ہے کہ مفتری علی اللہ جلد مارا جاتا ہے اور اوسکی ترقی نہین ہوتی۔ ادہر حضرت مسیح موعود پیشگوئی فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ مجھے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی شخص مجھے قتل نہین کرسکتا اور نیز میری جماعت قیامت تک منکرون پر غالب رہیگی۔ اب ثناء اللہ ہی بتائے کہ حضرت مسیح موعود مقتول ہوئے یا طبعی موت سے فوت ہوئے اور نیز اون کی جماعت روز بروز ترقی پر ہو یا نہین سے

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

(۱۰) دسوین نکتہ چینی یہہ ہے کہ مسلمانون پر گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اولی الامر منکم کے مطابق فرض نہین ہے بلکہ ثناء اللہ وغیرہ وہابیون کے معاہدہ کے ایفار کا اثر ہے۔

جواب اس نکتہ چینی کی پہلی شق جو آیۃ کریمہ اولی الامر منکم کے متعلق ہے اوس پر ہم نکتہ چینی نمبر پنجم کے جواب مین کافی اور سیر کن بحث لکھ چکے ہین حاجت اعادہ نہین۔ رہی دوسری شق معاہدہ والی اوسکا حال ہمین معلوم نہین خدا جانے ثناء اللہ اور گورنمنٹ انگریزی کے مابین کب اور کیا معاہدہ قرار پایا ہے۔ امید ہے کہ فاضل اجہل صاحب اوس معاہدہ کو اخبار اہلحدیث مین شایع کرکے پبلک کو ممنون فرمائینگے ورنہ سمجھا جائیگا کہ وہابی پارٹی کیطرف سے گورنمنٹ انگریزی کی یہہ بھی خوشامد ہے اور اصل خیال ایسے یاوہ گویون کا وہی ہے۔ جو نواب

صدیق حسن خان بھوپالوی نے اپنی کتابون مین لکھا ہے اور جسپر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رسالہ حقیقت المہدی مین پوری روشنی ڈالدی ہے۔ ناظرین کو چاہیے کہ اس رسالہ کو قادیان سے منگاکر ضرور دیکھین۔

مولوی فاضل ثناء اللہ ھداہ اللہ اپنے ہفوات کے صفحہ ۷۶ مین لکھتا ہے۔

"مرزاجی کا دعوے ہے۔ کہ مین دنیا کی پیدائش سے الف ششم یعنی چھٹے ہزار مین آیا ہون چنانچہ لکھتے ہین "اس وقت مثیل مسیح کی سخت ضرورت تھی اور نیز اون ملائکہ کی جو زندہ کرنیکے لیے اترا کرتے ہین سخت حاجت تھی اور حضرت آدم کی پیدایش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آگیا سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن الف مین آدم پیدا ہوتا اس لیے خدا تعالے نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا" مختصر ازالہ صفحہ ۵۵ ہم ایضاً صفحہ ۶۹۲......

عبارت بالا اپنا مطلب بتلانے مین کسی شرح کی محتاج نہین صاف ظاہر ہے کہ مرزاجی کے خیال مین (جسکا ثبوت خود ان کے سوا کسیکو معلوم نہین) خود بدولت دنیا کی پیدائش سے چھٹے ہزار برس کے آخیر مین آئے ہین۔

اس کی نقیض | اسکا خلاف بھی سنیئے آپ اپنی رسالت اور نبوت اور تشریف آوری کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہین

کہ طاعون جو ملک مین پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہین بلکہ ایک سبب سے ہے وہ یہہ ہے کہ لوگون نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیون کی پیشگوئیون کے موافق دنیا کے ساتوین ہزار مین ظاہر ہوا ہے" دافع البلاء

اس تحریر مین مرزاجی کو ساتوین ہزار کا اقرار ہے اگر چھٹا ہزار ہی لکھدیتے تو بھی کوئی ہرج نہ تھا کس نے پوچھنا تھا ثبوت کیا ہے اور انہون نے بھی کونسا حساب کرکے صاف بتلا دینا تھا مگر خدا کی شان حافظہ نباشد کا ظہور بھی تو کچھہ ہونا تھا خواہ مخواہ خدا نے ان کے قلم سے ساتوان ہزار لکھواکر ان کو ذلیل کردیا یہ ہین خدائی کرشمے اگر کسی کو شبہ ہو کہ چھٹے ہزار کے آخیر اور ساتوین کے شروع مین مرزاجی تشریف لائے ہونگے اسلئے دونون ہزارون کو شمار مین لے لیا تو ایسے صاحبون کے سمجھانے کو بھی مرزاجی کی عبارات موجود ہین ازالہ صفحہ ۲۱۲ پر لکھتے ہین کہ دنیا کی عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ۴۷۳۹ تھے پھر صفحہ ۱۸۵ پر لکھتے ہین مجھے کشفی طور پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھہ یہی مسیح ہے جو تیرھوین صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونیوالا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام مین مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہہ نام ہے غلام احمد قادیانی* اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہین اور

* ناظرین یہ ہے مرزاجی کی دیانتداری کہ تیرہ سو عدد موعود کے پورے کرنے کو مقامی نسبت کو بھی نام کا جزو بنا لیا جو اہل علم کے نزدیک قابل مضحکہ ہے۔" منہ

اس قصبہ قادیان مین بجز اس عاجز کے اور کسی کا غلام احمد نام نہین بلکہ میرے دل مین ڈالا گیا ہے کہ اسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا مین غلام احمد* قادیانی کسیکا نام نہین (جیسے مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری دنیا بھر مین دوسرا نہین)۔

ان دو عبارتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی چھ ہزار تین برس دنیا کی عمر گذرنے پر آئے ہین کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کی بعثت کیوقت جب دنیا کی عمر ۴۷۴۰ تھی تو تیرہ برس قبل از ہجرت ملانے سے ۴۷۵۳ اور ہجرت سے بعد ۱۳۰۰ ملانے سے پوری ۶۰۵۳ برس مرزا جی کی بعثت کے ہوتے ہین جو ساتوین ہزار کا شروع ہے بہرحال ایک عبارت غلط ہے جو الہامی شان کے خلاف ہے"۔

جواب قبل اسکے کہ ہم یہہ بات دکھلائین کہ ثناء اللہ امرتسری نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جن عبارتون مین تناقض سمجھ رکھا ہے ان مین ہرگز تناقض نہین بلکہ پیدائش اور ظہور وجداگانہ واقعات کا جداگانہ زمانون مین وقوع بتایا گیا ہے حضرت صاحب کی پوری عبارتین یہان نقل کردینا مناسب سمجھتے ہین ازالہ اوہام حصہ دوم طبع اول کی صفحہ ۶۵۵ - ۶۵۶ کی عبارت حسب ذیل ہے

"اسوقت مثیل مسیح کی سخت ضرورت تھی اور ان ملائک کی جو

* ہان صاحب! دنیا مین کوئی گاؤن قادیان ہو تو الہام کی غلطی کیلئے ورنہ کیسے؟ منہ

زندہ کرنیکے لئے اترا کرتے ہین سخت حاجت تھی کیونکہ روحانی موت اور غفلت ایک عالم پر طاری ہوگئی ہے اور اللہ جلشانہ کی محبت ٹھنڈی ہوگئی اور سخت دلی اور دنیا پرستی پھیل گئی اور وہ تمام وجوہ پیدا ہوگئے جنکی وجہ سے توریت کی تائید مین مسیح ابن مریم دنیا مین آیا تھا۔ اور دجال نے بھی بڑے زور کے ساتھ خروج کیا اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آگیا جو بموجب آیت ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ چھٹے دن کے قائم مقام ہے سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن مین آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کی رو سے مثیل مسیح ہے اس لئے خدا تعالے نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کرکے بھیجا جیسا کہ اسنے فرمایا جو براہین مین چھپ چکا ہے اور وہ یہہ ہے اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی مین نے ارادہ کیا جو اپنا خلیفہ پیدا کرون سو مین نے آدم کو پیدا کیا پھر دوسری جگہ فرماتا ہے خلق آدم فاکرمہ یعنے آدم کو پیدا کیا پھر اوسکو عزت بخشی اور جیسا کہ آدم کو تحقیر کی نظر سے دیکھا گیا اور مفسد قرار دیا گیا یہی صورت اس جگہ پیش آئی اور چونکہ آدم اور مسیح مین باہم مماثلت ہے اس لئے اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا گیا اور مسیح بھی"

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۹۳ مین لکھا ہے۔

"از انجملہ ایک یہہ کہ ضرور تھا کہ آنیوالا ابن مریم الف ششم کی آخر مین پیدا ہوتا کیونکہ ظلمت عامہ اور تامہ کے عام طور پر پھیلنے کی وجہ سے اور

حقیقت انسانیہ پر ایک فنا طاری ہونیکے باعث سے وہ روحانی
طور پر ابوالبشر یعنے آدم کی صورت پر پیدا ہونیوالا ہے اور بڑے
علامات اور نشان اسکے وقت ظہور کے انجیل و فرقان مین یہہ لکھے
ہین کہ اس سے پہلے روحانی طور پر عالم کون مین ایک فساد پیدا ہوجائیگا
آسمانی نور کی جگہ دخان لے لیگا اور ایک عالم پر دخان کی تاریکی طاری
ہوجائیگی ستارے گر جائینگے۔ زمین پر ایک سخت زلزلہ آجائیگا۔
مرد جو حقیقت کے طالب ہوتے ہین تہوڑے رہ جائینگے اور دنیا
مین کثرت سے عورتین پہیل جائینگی یعنی سفلی لذات کے طالب
ہوجائینگے جو سفلی خزائن اور دفائن کو زمین سے باہر نکال لینگے مگر
آسمانی خزائن سے بے بہرہ ہوجائینگے۔ تب وہ آدم جسکا دوسرا نام
ابن مریم بھی ہے بغیر وسیلہ ہاتہون کے پیدا کیا جائیگا۔
اسیکی طرف وہ الہام اشارہ کر رہا ہے جو براہین مین درج ہوچکا ہے
اور وہ یہہ ہے اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی مین نے ارادہ کیا
جو اپنا خلیفہ بناؤن سو مین نے آدم کو پیدا کیا آدم اور ابن مریم درحقیقت
ایک ہی مفہوم پر مشتمل ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ آدم کا لفظ قحط الرجال
کے زمانہ پر ایک دلالت تامہ رکھتا ہے اور ابن مریم کا لفظ دلالت ناقصہ
مگر دونون لفظون کے استعمال سے حضرت باری کا مدعا اور مراد ایک
ہی ہے اسیکی طرف اس الہام کا بھی اشارہ ہے جو براہین مین درج
ہے اور وہ یہہ ہے۔ ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما کنت

کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف یعنی زمین و آسمان بند تھے اور حقائق و
معارف پوشیدہ ہوگئے تھے سو ہم نے انکو اس شخص کے بھیجنے
سے کھول دیا مین ایک چھپا ہوا خزانہ تھا سو مین نے چاہا کہ شناخت
کیا جاؤن۔
اب جبکہ اس تمام تقریر سے ظاہر ہوا کہ ضرور ہے کہ آخر الخلفاء آدم
کے نام پر آتا اور ظاہر ہے کہ آدم کے ظہور کا وقت روز ششم قریب العصر
ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ اور توریت سے بھی ثابت ہوتا ہے اس
لئے ہر ایک منصف کو ماننا پڑیگا کہ وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے
کیونکہ اول تو ایسا دعوے اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہین کیا۔
اور اس عاجز کا یہہ دعوے دس برس سے شایع ہو رہا ہے اور براہین احمدیہ
مین مدت سے یہہ الہام چہپ چکا ہے کہ خدا تعالے نے اس عاجز
کی نسبت فرمایا ہے کہ یہہ آدم ہے اور یہ خدا تعالی کی ایک باریک اور کامل
حکمت ہے کہ اس طوفان نزاع کے وقت سے دس برس پہلے ہی اس
نے اس عاجز کا نام آدم اور عیسے رکھا تا غور کرنیوالون کے لئے
نشان ہو اور تا اس تکلف اور تاویل کا خیال دور ہوجائے جو خام طبع
لوگون کے دلون مین پیدا ہوا ہے سو اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم
اور خلیفہ اللہ رکھکر اور انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی کھلے کھلے طور
پر براہین احمدیہ مین بشارت دیکر لوگون کو توجہ دلائی کہ تا اس خلیفۃ اللہ آدم
کی اطاعت کرین اور اطاعت کرنیوالی جماعت سے باہر نہ رہین اور

ابلیس کی طرح ٹہوکر نہ کھا دین اور من شذ شذ فی النار کی تہدید سے بچین اور اپنے الہامون کی حقیقت کو سمجھین لیکن انہون نے کورانہ لکیر کا نام جماعت رکھا اور حقیقی جماعت جو بنظر ظاہر بنیان ایک فہم قلیلہ اور قلیلا ماہم مین داخل ہے اس سے منہ پھیر لیا۔

اور اس عاجز کو جو خدا تعالٰے نے آدم مقرر کر کے بھیجا اس کا یہہ نشان رکھا کہ الف ششم مین جو قایم مقام روز ششم ہے یعنی آخری حصہ الف مین جو وقت عصر سے مشابہ ہے اس عاجز کو پیدا کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ان یوماً عند ربک کالف سنة مما تعدون اور ضرور تہا کہ وہ ابن مریم جسکا انجیل اور فرقان مین آدم بھی نام رکھا گیا ہے وہ آدم کی طرز پر الف ششم کے آخر مین ظہور کرتا سو آدم اول کی پیدائش سے الف ششم مین ظاہر ہونیوالا یہی عاجز ہے بہت سی حدیثون سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم پہلے آدم کی طرز ظہور پر الف ششم کے آخر مین جو روز ششم کے حکم مین ہے پیدا ہونیوالا ہے سو وہ یہی ہے جو پیدا ہو گیا فالحمد للہ علے ذالک۔“

معزز ناظرین! ازالہ اوہام کی ان دونون عبارتون کو غور و فکر کے ساتہہ پڑھنے کے بعد ایک معمولی علم و فہم کا آدمی بھی سمجھہ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب یہہ فرماتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے آدمؑ کے ساتہہ مشابہت قایم کرنیکے لیے مجھے دنیا کے چھٹے ہزار کے آخر حصہ مین پیدا کیا

یعنی میری ولادت چھٹے ہزار کے اخیر حصہ مین ہوئی اور ساتوین ہزار کے شروع مین مسیح موعود اور مہدی مسعود کی حیثیت سے ظہور ہوا چنانچہ دافع البلاء کی یہ عبارت کہ ”لوگون نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیون کی پیشگوئیون کے موافق دنیا کے ساتوین ہزار مین ظاہر ہوا ہے“ ملاسبات پر صراحتًا دلالت کرتی ہے پس دونون عبارتون مین کوئی تناقض نہین۔ واقعات شہادت دیرہے ہین کہ حضرت اقدسؑ دنیا کے چھٹے ہزار کے اخیر حصہ مین پیدا ہوئے اور ساتوین ہزار کے شروع مین اپنے مسیحیت و مہدویت موعودہ کا دعوے کیا۔ ثناء اللہ ھداہ اللہ خود لکھتا ہے کہ ”مرزا جی چھہ ہزار تریپن برس دنیا کی عمر گذرنے پر آئے ہین الی قولہ پورے چھہ ہزار ترپن برس مرزا جی کی بعثت کے ہوتے ہین جو ساتوین ہزار کا شروع ہے“ ثناء اللہ نے اپنا ہفوات نامہ ۱۹۱۲ء مین شایع کیا ہے اگر وہ ہفوات کی تصنیف کے وقت ذرا اسبات پر غور کر لیتا کہ حضرت مرزا صاحب کی اب عمر کیا ہے آپکی پیدائش کب ہوئی اور مسیحیت و مہدویت موعودہ کا دعوے آپ نے کب کیا تو اس کی سمجھہ مین بھی آجاتا کہ حضرت اقدس کی تحریر بجا و درست ہے اور اوسپر نکتہ چینی محض حماقت ہے۔ مگر افسوس کہ خیدار بڑہانے کی فکر اوسے اور معاملات مین تدبر اور تفکر کا موقع نہین ملنے دیتی۔ اور روز بروز اوسکی اخلاقی و روحانی حالت کا ستیاناس کرتی ہوئی اوسے دوزخ کا کندا اور جہنم کا ایندھن بنا رہی ہے۔ کاش وہ اب بھی اپنی اس گندی

حالت پر متنبہ ہو۔

بیوفا امرتسری اپنی نکتہ چینی کے ضمن میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے دنیا کے چھٹے ہزار کے آخیر حصہ مین پیدا ہونیکا کوئی ثبوت نہین دیا۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ حضرت اقدس ؑ نے ازالہ اوہام مین اجمالی ثبوت پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ محولہ بالا عبارتون سے ظاہر ہے اور تفصیلی ثبوت اسکا تحفہ گولڑویہ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء مین ایسا لکھا ہے کہ ثناء اللہ تو کیا اوسکے روحانی باپ مولوی محمد حسین بٹالوی سے بھی اوسکا رد غیر ممکن ہے۔ اگر ثناء اللہ اپنے روحانی باپ سے زیادہ تبحر علمی کا مدعی ہے تو اوسکا فرض تھا کہ وہ اپنے ہفوات نامہ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء مین ادلہ قاہرہ مندرجہ تحفہ گولڑویہ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء کو توڑ کر دکھلاتا ورنہ ایسے کچے بہانون سے مقابلہ کے موقع کو ٹال جاتا اور پھر بھی نکتہ چینی سے باز نہ آتا سرٹیفکٹ یافتہ پرمی رخ مولوی کے سوائے اور کسیکا کام نہین۔

فاضل اجہل صاحب نے نام کے ساتھہ سکونت کا اظہار نہ معلوم کس آیت حدیث سے ممنوع سمجھہ لیا ہے جسکی بنا پر انہون نے حضرت صاحب پر ایک اعتراض جڑ دیا ہے۔ واقعی امر یہ ہے کہ اہل علم کے نزدیک تو مولوی فاضل کا ایسا اعتراض ہی قابل مضحکہ ہے۔

واضح ہو کہ حضرت صاحب کے نام کے ساتھہ حساب جمل مین لفظ قادیانی کا ایک جزو ہونا اوس پیشگوئی مندرجہ حدیث نبوی کی طرف مشیر ہے جو کتاب جواہر الاسرار وغیرہ مین اس طرح مروی ہے یخرج

المهدی من قریه یقال لها قدعه۔

مکذب امرتسری کا یہہ خیال کہ قادیان دنیا مین کسی اور گانون کا نام نہین سراسر غلط ہے اور اس بنا پر جو اوسنے استہزا کیا ہے وہ اوسکی فطری خباثت و ازلی شقاوت کا بیّن ثبوت ہے۔ قال اللہ ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ ناظرین پر مخفی نہ ہوگا کہ علاوہ قادیان دارالامان کے ایک گانون اسی نام کا بٹالہ کے پاس ہے اور دوسرا لدھیانہ کے قریب۔ پس بدبخت امرتسری مکذب کا یہ اعتراض بھی پوچ و لچر ہے۔

حضرت اقدس ؑ کی اس تحریر پر کہ مین دنیا کے چھٹے ہزار کے اخیر حصہ مین پیدا ہوا ہون ثناء اللہ نے تمسخر اوڑا کر اسے بے ثبوت بتایا ہے لہذا ہم مناسب سمجھتے ہین کہ حضرت اقدس ؑ کی کتاب تحفہ گولڑویہ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء سے اس بحث کے متعلق بعض عبارات کا اقتباس بغرض سہولت ناظرین یہان درج کر دین۔ اور وہ یہ ہے۔

{۱۴} اور دلیل زمانہ کے آخری ہونے پر یہ ہے کہ قرآن شریف کی سورہ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ لہذا آخر ہزار ششم وہ آخری حصہ اس دنیا کا ہوا

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا

جس سے ہر ایک جسمانی اور روحانی تکمیل وابستہ ہے کیونکہ خدائی کارخانہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹)

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمر دنیا سات ہزار سال ہے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ مین ایک مسلمان کی حاجت براری کرے اسکے لیے عمر دنیا کے اندازہ پر دن کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا لکھا جاتا ہے اور عمر دنیا سات ہزار سال ہے۔ دیکھو تاریخ ابن عساکر اور نیز دیلمی مولف انس سے مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمر دنیا آخرت کے دنون مین سے سات دن یعنی حسب منطوق ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون سات ہزار سال ہے اس آیت کے یہ معنی ہین کہ تمہارا ہزار سال خدا کا ایک دن ہے ایسا ہی طبرانی نے اور نیز بیہقی نے دلائل مین اور شبلی فردوس الف مین عمر دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہزار سال روایت کی ہے ایسا ہی بطریق صحیح ابن عباس سے منقول ہے کہ دنیا سات دن ہین اور ہر ایک دن ہزار سال کا ہے اور بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخیر ہزار ہفتم مین ہے۔ مگر یہ حدیث دو پہلو سے مورد اعتراض ہے۔ جسکا دفع کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ اس حدیث کو بعض دوسری حدیثون سے تناقض ہے کیونکہ دوسری احادیث مین یون لکھا ہے کہ بعثت نبوی آخر ہزار ششم مین ہے اور اس حدیث مین ہے کہ ہزار ہفتم مین ہے پس یہ تناقض تطبیق کو چاہتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ امر واقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثت نبوی ہزار ششم کے آخر مین ہے جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہین

قدرت مین چھٹے دن اور چھٹے ہزار کو الٰہی فعل کی تکمیل کے لئے قدیم سے

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۰)

لیکن چونکہ آخر صدی کا یا مثلاً آخر ہزار کا اس صدی یا ہزار کا سر کہلاتا ہے جو اس کے بعد شروع ہونیوالا ہے اور اس کے ساتھ پیوستہ ہے اسلیے یہ محاورہ ہر ایک قوم کا ہے کہ مثلاً وہ کسی صدی کے آخری حصہ کو جس پر گویا صدی ختم ہونیکے حکم مین ہے۔ دوسری صدی پر جو اسکے بعد شروع ہونیوالی ہے اطلاق کر دیتے ہین مثلاً کہدیتے ہین کہ فلان مجدد بارھوین صدی کے سر پر ظاہر ہوا تھا گو وہ گیارہوین صدی کے آخیر پر ظاہر ہوا ہو یعنی گیارہوین صدی کے چند سال رہتے اس نے ظہور کیا ہو اور پھر بسا اوقات بباعث تسامح کلام یا قصور فہم راویون کیوجہ سے یا بوجہ عدم ضبط کلمات نبویہ اور ذہول کے جو لازم تشار بشریت ہے کسیقدر اور طرح تغیر ہو جاتا ہے سو اس قسم کا تعارض قابل التفات نہین بلکہ درحقیقت یہ کچھ تعارض ہی نہین یہ سب باتین عادت اور محاورہ مین داخل ہین کوئی عقلمند اس کو تعارض نہین سمجھے گا (۲) دوسرا پہلو جسکی رو سے یہ اعتراض ہوتا ہے یہ ہے کہ بموجب اس حساب کے جو یہود اور نصاریٰ مین محفوظ اور متواتر چلا آتا ہے جسکی شہادت اعجازی طور پر کلام معجز نظام قرآن شریف مین بجمال لطافت بیان۔ موجود ہے جیسا کہ ہم نے متن مین مفصل بیان کر دیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے قمری حساب کی رو سے ۴۷۳۹ برس بعد مین مبعوث ہوئے ہین اور شمسی حساب کی رو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صفی اللہ کے حضرت نبینا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائیتعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے پس اس

مقرر فرمایا گیا ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام چھٹے دن مین یعنی بروز جمعہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۱)

سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہزار پنجم مین یعنی الف خامس مین ظہور فرما ہوے نہ کہ ہزار ششم مین اور یہہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تواتر اسی پر ہے اور قرآن شریف اس کا مصدق ہے اور کئی اور وجوہ اور دلائل عقلیہ جن کی تفصیل موجب تطویل ہے قطعی طور پر اسبات پر جزم کرتی ہین کہ مابین سیدنا محمد مصطفےٰ اور آدم صفی اللہ۔ یہی فاصلہ ہے جس سے زیادہ نہین گو آسمانون اور زمینون کے پیدا کرنیکی تاریخ لاکھون برس ہون یا کروڑہا برس ہون جسکا علم خدا تعالےٰ کے پاس ہے لیکن ہمارے ابوالنوع آدم صفی اللہ کی پیدائش کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت تک یہی مدت گذری تھی یعنی ۴۷۳۹ برس بحساب قمری اور ۴۵۹۸ برس بحساب شمسی اور جبکہ قرآن اور حدیث اور تواتر اہل کتاب سے یہی مدت ثابت ہوتی ہے تو یہہ بات بدیہی البطلان ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہزار ششم کے آخر پر مبعوث ہوئے تھے کیونکہ اگر وہ آخر ہزار ششم تھا تو اب تیرہ سو سترہ اور اوسکے ساتھہ ملاکر سات ہزار تین سو سترہ ہونگے حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کی رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا تو گویا اب ہم دنیا کے باہر زندگی بسر کر رہے ہین، اور گویا اب دنیا کو ختم ہوئے تین سو سترہ برس گذر گئے۔ یہہ کسقدر لغو اور بیہودہ خیال ہے جسکی طرف ہمارے علما نے کبھی توجہ نہین کی ایک بچہ بھی سمجھہ سکتا ہے کہ جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کی رو سے عمر دنیا

دن کے آخر حصے مین پیدا ہوئے یعنی آپ کے وجود کا تمام وکمال پیرایہ چھٹے دن

بقیہ حاشیہ صفحہ (۳)

یعنی حضرت آدم سے لیکر آخیر تک سات ہزار برس قرار پائے تھے اور قرآن شریف مین بہی آیت ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون مین اسی کی طرف اشارہ فرمایا اور اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کا بھی یہی مذہب ہو اور خدا تعالےٰ کا سات دن مقرر کرنا اور ان کے متعلق سات ستارے مقرر کرنا اور سات آسمان اور سات زمین کے طبقے جنکو ہفت اقلیم کہتے ہین قرار دینا یہہ سب اسی طرف اشارات ہین تو پہر وہ کونسا حساب ہے جسکی رو سے آنحضرت صلعم کے زمانہ کو الف سادس یعنی ہزار ششم قرار دیا جائے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو آج کی تاریخ تیرہ سو سترہ برس اور چھہ مہینے اوپر گذر گئے۔ تو پھر اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ چھٹا ہزار تھا تو یہہ ہمارا زمانہ جو تیرہ سو برس بعد آیا دنیا کی عمر کے اندر کیونکر رہ سکتا ہے وہ چھہ ہزار اور تیرہ سو برس کی میزان تو کرو ...... اس اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہین اور اسپر نص قطعی آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بھم ہے تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ مین ہونگے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض اور ہدایت پائینگے ...... تو اس صورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ مین مسیح موعود کے وقت مین ہزار ششم مین ہوگا ...... بروزی

ظاہر ہوا ... اس قانون قدرت سے جو روز ششم اور مرتبہ ششم کی نسبت معلوم ہو چکا ہے ماننا پڑتا ہے کہ دنیا کی عمر کا ہزار ششم بھی یعنی اس کا آخری حصہ بھی جس میں ہم ہیں کسی آدم کے پیدا ہونیکا وقت اور کسی دینی تکمیل کے ظہور کا زمانہ ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام کہ اردت ان استخلف فخلقت آدم اور یہ الہام کہ لیظہرہ علی الدین کلہ اسپر دلالت کر رہا ہے اور یاد رہے کہ اگرچہ قرآن شریف کے ظاہر الفاظ میں عمر دنیا کی نسبت کچھ ذکر نہیں لیکن قرآن میں بہت سے ایسے اشارات بھرے پڑے ہیں جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عمر دنیا یعنی دور آدم کا زمانہ سات ہزار سال ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۳)

رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی کے ظہور سے پورا ہوا ... پس یہ خبر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث دوم کے متعلق ہے جس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ بعث ہزار ششم کے آخیر میں ہوگا اسی حدیث سے اسبات کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو مظہر تجلیات محمدیہ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے وہ چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے اور بعض علماء کا اس جگہ یہ تاویل کرنا کہ عمر دنیا سے مراد گذشتہ عمر ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہ تمام حدیثیں بحیثیت پیشگوئی کے ہیں اور حدیث ہفت پایہ ممبر خواب میں دیکھنے کی بھی اسکی موید ہے اور اس بارہ میں جو عقیدہ مقبولۃ الاجماع یہود و نصاریٰ ہے وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے اور گذشتہ نبیوں کے سلسلہ پر نظر کرنے سے یہی تخمینہ قیاساً سمجھ میں آتا ہے۔ منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسالہ احمدی جلد ۲ نمبر ۱ بابت نومبر ۱۹۱۲ء

چنانچہ منجملہ ان اشارات قرآنی کے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تئیس ۲۳ برس کا زمانہ وکمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الف خامس میں

نوٹ

(١) اس حساب کی رو سے میری پیدائش اسوقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے سو جیسا کہ آدم علیہ السلام آخر حصہ میں پیدا ہوا ایسا ہی میری پیدائش ہوئی خدا نے مسکروں کے عذروں کو توڑنے کیلئے یہ سب بدیہی [illegible] (۱) ایک یہ کہ اس کی پیدائش حضرت آدم کے رنگ میں آخر ہزار ششم میں ہو (۲) دوسرے یہ کہ اسکا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہو (۳) تیسرے یہ کہ اسکے دعوے کیوقت آسمان پر رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف ہو (۴) چوتھے یہ کہ اسکے دعوے کیوقت میں بجائے [illegible] ہو جائے اب ظاہر ہے کہ چاروں علامتیں

جو مسیح کی طرف منسوب ہے مبعوث ہوئے ہین اور شمسی حساب
سے یہ مدت ۵۹۸۴ ہوتی ہے اور عیسائیون کے حساب سے جسپر
تمام مدار بائبل کا رکھا گیا ہے ۴۶۳۶ برس ہین یعنی حضرت آدم سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے آخر زمانہ تک ۴۶۳۶ برس ہوتے ہین
اس سے ظاہر ہوا کہ قرآنی حساب مین جو سورۃ العصر کے اعداد سے
معلوم ہوتا ہے اور عیسائیون کی بائبل کے حساب مین جسکی رو سے
بائبل کے حاشیہ پر جابجا تاریخین لکھتے ہین صرف اڑتیس ۳۸ برس کا فرق
ہے اور یہ قرآن شریف کے علمی معجزات مین سے ایک عظیم الشان
معجزہ ہے جس پر تمام افراد امت محمدیہ مین سے خاص مجھکو جو مین مہدی
آخر الزمان ہون اطلاع دیگئی ہے.....غرض آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمدؐ کا مظہر تجلی تھا سلئے
یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنیکے لئے تھا مگر بعث دوم جسکی طرف

بقیہ نوٹ صفحہ (۶۵)

ظہور مین آچکی ہین چنانچہ مدت ہوئی کہ ہزار ششم گذر گیا اور اب قریباً پچاسوان سال
اسپر زیادہ جا رہا ہے اور اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے اور صدی کے سرپر
سے بھی سترہ برس گذر گئے اور خسوف کسوف پر بھی کئی سال گذر چکے اور اونٹون کی
جگہ ریل کی سواری نکل آئی پس اب قیامت تک کوئی دعوے نہین کر سکتا کہ
مین مسیح موعود ہون کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدایش اور اس کے ظہور کا وقت
گذر گیا " منہ علیہ الصلوۃ والسلام

آیۃ کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم مین اشارہ ہے وہ مظہر تجلی
اسم احمدؐ ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور اس آیت کے یہ
بھی معنی ہین کہ مہدی معہود کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمدؐ ہے
جب مبعوث ہوگا تو اسوقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق
ہے اس مجازی احمدؐ کے پیرایہ مین ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائیگا یہی
وہ بات ہے جو اس سے پہلے مین نے اپنی کتاب ازالہ اوہام مین لکھی
تھی یعنی یہ کہ مین اسم احمد آنحضرت کا شریک ہون اور اسپر نادان
مولویون نے جیسا کہ انکی ہمیشہ عادت ہے شور مچایا تھا حالانکہ
اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیشگوئی کا زیر و زبر ہو جاتا
ہے بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے جو نعوذ باللہ کفر تک
نوبت پہنچاتی ہے " }

مولوی فاضل امرتسری اپنے ہفوات نامہ کے صفحہ ۸
مین لکھتے ہین۔

ایک اور طرح سے تناقض

عبارت مذکورہ بالا مندرجہ صفحہ ۱۸۵ ازالہ سے تو صاف
مفہوم و معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجی آنحضرت علیہ السلام کی ہجرت
سے تیرہ سو برس بعد آنیکے مدعی ہین جو غلام احمد قادیانی کے نام
سے بحساب ابجد نکالے ہین اب ہم صفحہ ۶۹۲ کی عبارت لکھتے ہین

جو مریخ کی طرف منسوب ہے مبعوث ہوئے ہیں اور شمسی حساب سے یہ مدت ۴۵۹۸ ہوتی ہے اور عیسائیوں کے حساب سے جس پر تمام مدار بائبل کا رکھا گیا ہے ۴۶۳۶ برس ہیں یعنی حضرت آدم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے آخر زمانہ تک ۴۶۳۶ برس ہوتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ قرآنی حساب میں جو سورۃ العصر کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے اور عیسائیوں کی بائبل کے حساب میں جسکی رو سے بائبل کے حاشیہ پر جا بجا تاریخیں لکھتے ہیں صرف اڑتیس ۳۸ برس کا فرق ہے اور یہ قرآن شریف کے علمی معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے جس پر تمام افراد امت محمدیہ میں سے خاص مجھکو جو میں مہدی آخر الزمان ہوں اطلاع دیگئی ہے......غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا اسلئے یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنیکے لئے تھا مگر بعث دوم جسکی طرف

بقیہ نوٹ صفحہ (۷۵)

ظہور میں آچکی ہیں چنانچہ مدت ہوئی کہ ہزار ششم گذر گیا اور اب قریباً پچاسواں سال اسپر زیادہ جارہا ہے اور اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے اور صدی کے سر پر سے بھی سترہ برس گذر گئے اور خسوف کسوف پر بھی کئی سال گذر چکے اور اونٹوں کی جگہ ریل کی سواری نکل آئی پس اب قیامت تک کوئی دعوے نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدایش اور اس کے ظہور کا وقت گذر گیا۔ منہ علیہ الصلوۃ والسلام

آیۃ کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمدؐ ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور اس آیت کے یہ بھی معنی ہیں کہ مہدی معہود جسکا نام آسمان پر مجازی طور پر احمدؐ ہے جب مبعوث ہوگا تو اسوقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمدؐ کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائیگا یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد آنحضرت کا شریک ہوں اور اسپر نادان مولویوں نے جیسا کہ انکی ہمیشہ عادت ہے شور مچایا تھا حالانکہ اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیشگوئی کا زیر و زبر ہو جاتا ہے بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے جو نعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچاتی ہے"!

مولوی فاضل امرتسری اپنے ہفوات نامہ کے صفحہ ۸-۹ میں لکھتے ہیں۔

ایک اور طرح سے تناقض

عبارت مذکورہ بالا مندرجہ صفحہ ۱۸۵ ازالہ سے تو صاف مفہوم و معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی آنحضرت علیہ السلام کی ہجرت سے تیرہ سو برس بعد آنیکے مدعی ہیں جو غلام احمد قادیانی کے نام سے بحساب ابجد نکالے ہیں اب ہم صفحہ ۷۹۲ کی عبارت لکھتے ہیں

جو صریح اس کے خلاف ہے آپ لکھتے ہیں وہ مسیح اسوقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا تھا پس ایسے ہی زمانہ میں یہہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا اور یہہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے اوسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا" صفحہ ۵۷۶ پر بھی اقرار ہے بلکہ قرآن شریف کا حوالہ بھی دیا ہے کہ قرآن شریف نے مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔

عربی قرآن میں تو نہیں کہیں اس قرآن میں ہو جس میں قادیان کا نام ہے - اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ مسیح موعود کے آنیکا وقت آنحضرت کے انتقال سے چودہ سو برس بعد ہے جو پورا ۱۴۱۲ھ کے بعد ہوگا مگر تعجب ہے مرزا جی کو ایسی کیا جلدی تھی کہ تیرہ سو برس گذرتے ہی تشریف لانیکی تکلیف گوارا فرمائی ہے بہتر ہے کہ سر دست آپ تشریف لیجاویں اور پندرھویں سولھویں صدی میں تشریف لاویں مگر نہ بذریعہ تناسخ بلکہ اسی جسم کے ساتھ بہرحال سر دست کہیں جا چھپیں دو سو برس بعد ورشن کریگا اسوقت جو زندہ ہوگا آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوجائیگا (خسکم جہان پاک)

جواب - مولوی فاضل صاحب! ایسے لچر اور فضول اعتراضات کی بنا پر آپ جو ایک مامور من اللہ کے مقابلہ میں یہودیوں اور آریوں کی طرح شوخی اور استہزا سے کام لیتے ہیں یہہ عقلمندی سے نہایت بعید ہے مگر آپ جیسے مکذبین و مستہزئین کا وجود کچھہ نئی اور نرالی بات نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون - ساتھ ہی ان کے انجام کی نسبت جو کچھہ فرماتا ہے وہ بھی مخفی نہیں خیر آپ کو اس شوخی اور استہزاء کا اصل جواب تو مرنیکے بعد ملیگا لیکن ایک جواب تو اسی زندگی میں سن لیجئے۔

ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت چھٹے ہزار کے اخیر حصہ میں (جو تیرہویں صدی کے آخیر میں ہوا) وقوع میں آئی تھی اور ان کی روحانی پیدائش بعثت چودہویں صدی یعنی ساتویں ہزار کے شروع میں ہوئی تھی پس ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۵ میں جو حضرت مرزا صاحب ہجرت نبوی سے تیرہ سو برس کے بعد آنے یعنی مبعوث ہونیکے مدعی ہوئے ہیں اور غلام احمد قادیانی سے بحساب ابجد آپ نے عدد بھی نکالے ہیں تو یہہ امر کسیطرح محل اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ شروع سے آخیر تک آپ کا یہی دعویٰ رہا اور اسکے خلاف آپ نے کبھی کچھہ بھی نہیں لکھا - اب رہا وہ اعتراض جو آپ کو ازالہ کے صفحہ ۶۹۲ کی عبارت پر سوجھا ہے اوسکی حقیقت بھی ہم ظاہر کئے دیتے ہیں آپ کے اعتراض کا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت

مسیح اسرائیلی حضرت موسےٰ کے بعد پندرہوین صدی مین مبعوث ہوئے تھے اسلئے لازم تھا کہ مرزا صاحب بھی پندرہوین صدی مین آئین چودہوین صدی مین اونکا مدعی مسیحیت بننا صحیح نہین لیکن مولوی فاضل صاحب اگر حضرت اقدس مرزا صاحب کی عبارات کو توجہ اور غور و فکر کے ساتھہ پڑہ لیتے تو انصاف مقتضی تھا کہ اونہین ایسے اعتراض کی جرأت نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نہایت صراحت کے ساتھہ لکھدیا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے مجھکو آدم علیہ السلام کا مثیل بھی بنایا ہے اور آدم علیہ السلام چھٹے دن کے آخیر حصہ مین پیدا ہوئے اس لئے مماثلت قائم کرنیکے لیے خدا تعالےٰ نے مجھکو چھٹے ہزار کے آخیر حصہ مین پیدا کیا۔ جو تیرہوین صدی کے آخیر حصہ مین ختم ہوتا ہے کیونکہ آیات قرآنیہ کے مطابق خدا کے نزدیک ایکدن ہزار برس کا ہوتا ہے۔ پہر حضرت اقدس فرماتے ہین کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے بھی خدا تعالےٰ نے مماثلت عطا فرمائی ہے اور مسیح علیہ السلام موسےٰ علیہ السلام کے چودہوین صدی کے پورے ہونے تک پیدا ہوئے تھے اسلیے سورہ استخلاف کے لفظ کما مندرجہ عربی قرآن کے مطابق حکمت الہیہ نے یہہ طرز اختیار کیا کہ دونون سلسلون کے مسیحون کو اپنے اپنے متبوع سے چودہوین صدی کا ایک حصہ عطا فرمایا مسیح موسوی کی بعثت گو پندرہوین صدی مین ہوتی مگر ولادت حضرت موسیٰ سے چودہوین صدی مین وقوع مین آئی مسیح محمدی کی ولادت تیرہوین صدی

کی اخیر پر ہوئی مگر بعثت چودہوین صدی مین ہوئی اب چونکہ یہ زمانہ قریب قریب اوسی زمانہ کے ہے جو حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کے درمیان گذرا اسلیے خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ اور خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ کے وجود کا زمانہ قریب قریب یکسان ہے اور مماثلت کے لئے اسیقدر کافی ہے۔ مدت خلافت کے متعلق اس طرز مماثلت کے اختیار کرنے مین کئی حکمتین پائی جاتی ہین ایک تو یہہ کہ مسیح محمدی کی مماثلت حضرت آدم علیہ السلام بھی ثابت ہوجائے۔ دوسرے یہہ کہ اولیاء اللہ کے کشوف جو اس امر کے مؤید تھے کہ مسیح موعود کا ظہور چودہوین صدی کے شروع مین ہوگا۔ اون کی تصدیق ہوجائے۔ تیسرے یہ کہ چونکہ مثیل موسےٰ باوجود مماثلت موسےٰ علیہ السلام سے افضل ہین اور امت محمدیہ کو خیر الامم کا خطاب بارگاہ ایزدی سے عطا ہوا ہے اس لئے اوسپر اللہ تعالےٰ کا یہہ فضل ہوا کہ من وجہ مماثلت بین السلسلتین قائم کرکے اوسنے خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کو خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ سے کسیقدر جلد وجود عطا فرماکر امت محمدیہ کو زیادہ تباہ و ہلاک ہونے سے بچالیا جس سے جناب رسول عربی فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال فضیلت اور اس امت محمدیہ کی جناب الہی مین قبولیت ظاہر ہے۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود کی عبارات مندرجہ بالا مین نہ تناقض نہ کوئی اور بات محل اعتراض ہے۔ وجہ نکتہ چینی مکذبین کی نری سوء فہمی ہے دیگر ہیچ۔ ناظرین کو چاہیے کہ وہ کتاب مستطاب ازالہ اوہام کو بغور پڑہین

تاکہ مکذبین کی بلادت وغباوت اور یہودیانہ تحریف کی خصلت اون پر ظاہر ہو سے اور ثناء اللہ کی فطرت مین اگرکچھ حیا کا مادہ ہے تو اوسے چاہیے کہ وہ اس محققانہ جواب کو پڑھکر فوراً عدم آباد کو سدہار جائے اور پھر کبھی دنیا مین اپنا منحوس چہرہ کسیکو نہ دکہلائے تاکہ حق پسندون کو خسکم جہان پاک ہتے کا موقع ملے۔

علاوہ برین ناظرین پر واضح ہو کہ حضرت مسیح کے زمانہ پیدائش کے متعلق یہودیون اور عیسائیون مین اختلاف چلا آتا ہے دیکھو انگریزی ترجمہ کتاب سیفیر تولدوت یشو یعنی یسوع کی پیدائش کا قصہ یہود کا لکہا ہوا زبان عبرانی مین مطبوعہ لندن ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۱ اخ ۳۶ مین آدم نبی سے اوس بادشاہ کے وقت مریم کا تعلق یوسف نجار سے ہوا اور اون سے یسوع پیدا ہوا یہودیون کی تسلیم شدہ تاریخ کے مطابق عیسوی سنہ کے شروع ہونیکے وقت دنیا کی عمر ۳۷۶۰ سال لکھی ہے پس ۳۶۷۰ موجودہ سنہ کے شروع سے (۹۰) سال قبل پڑتا ہے مورخ گبن بھی اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ یہودیون کے نزدیک یسوع کی پیدائش عیسائیون کے درمیان تسلیم شدہ تاریخ سے قریباً ایکسو سال بعد واقع ہوئی تھی عیسائیون کے نزدیک حضرت مسیح حضرت موسیٰ سے ۱۴۵۰ سال بعد پیدا ہوے اور یہود کے نزدیک حضرت مسیح حضرت موسیٰ سے ۱۴۵۰ سال بعد پیدا ہوئے۔

اس لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہان کہین

حضرت مسیح کا پندرہوین مین ہونا تحریر فرمایا ہے وہ عیسائیون کے حساب کے موافق تحریر فرمایا ہے اور جہان حضرت مسیح کا چودہوین صدی مین ہونا لکہا ہے وہ یہودیون اور مسلمانون اور نیز کشوف صحیحہ کی بنا پر لکہا ہے [illegible] ساتھ ہی آپ نے چودہوین صدی کو ترجیح دی ہے جیساکہ فی الواقع قابل ترجیح ہے۔ خود حضرت صاحب کی تحریرات اس امر کی تائید مین موجود ہین۔ آپ کشتی نوح مین لکھتے ہین۔

"وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہوین صدی مین ظاہر ہوا جیساکہ مسیح ابن مریم موسے کے بعد چودہوین صدی مین ظاہر ہوا تھا بلکہ وہ ایسے وقت مین آیا جبکہ مسلمانون کا وہی حال تھا جیساکہ مسیح ابن مریم کے وقت یہودیون کا حال تھا" اور حاشیہ پر لکھتے ہین

"یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہین کہ موسے سے چودہوین صدی کے سر پر عیسٰے ظاہر ہوا تھا دیکھو یہودیون کی تاریخ"

فافہم ولا تکن من المجادلین یا رئیس المضلین والمعاندین۔

امرتسری مکذب آگے چلکر اپنے ہفوات کے صفحہ ۹ مین لکہتا ہے۔

میرا منکر کافر یا کاذب نہین

مرزاجی کے مریدون مین گو آجکل غیر معمولی شدت پیدا ہورہی ہے مگر مرزاجی اپنے مخالفون کی نسبت جو رائے رکھتے ہین وہ بھی تناقض سے خالی نہین آپ ازالہ صفحہ ۶۲۰ پر مولوی عبدالحق غزنوی

له اور جہان قریب قریب ہی زمانہ تحریر فرمایا ہے وہان یہودیون اور عیسائیون کے حساب سے [illegible] مراد ہے

امرتسری کو جنہوں نے مباہلہ کا اشتہار دیا تھا لکھتے ہیں کہ ایسے مسائل میں جنکی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھر سکتا کیونکر مباہلہ جائز ہے قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ مباہلہ میں دونوں فریق کا اسبات پر یقین چاہیئے کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے مخطی نہیں تا ہر فریق لعنت اللہ علے الکاذبین کہہ سکے اب اگر میان عبدالحق اپنے قصور فہم کی وجہ سے مجھے کاذب خیال کرتے ہیں لیکن مین انہین کاذب نہین کہتا بلکہ مخطی جانتا ہون اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہین مین اپنے مخالفین کو کاذب تو نہین سمجھتا بلکہ ماول مخطی سمجھتا ہون ۔ عبارت مرقومہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ مرزاجی کی مخالفت موجب کفر یا کذب نہین بلکہ معمولی بات ہے جیسے کہ علماء کا آپس مین اختلاف ہوتا ہے اور بس۔

اس کی نقیض اسکے خلاف اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر منکرین بلکہ متردوین کو بھی مردے اور ہلاک شدہ قوم لکھا ہے اور مریدون کو سخت تاکید کی ہے کہ کسی منکر یا متردد کے پیچھے نماز مت پڑھو اس سے بڑھکر رسالہ دافع البلاء مین اپنے منکرون کو کافر بتلاتے ہین اور ان کی دعاؤن کو آیت قرآنی آیتہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلال کا مصداق قرار دیکر ان پر کفر کا حکم جڑا ہے پھر اوسی مقام پر طاعون کی وجہ بتلاتی ہے کہ جسطرح پہلے نبیون کے مخالفون لوطیون اور فرعونیون وغیرہ پر عذاب نازل ہوئے ایسے ہی یہ طاعون میرے مخالفون پر نازل ہوا ہے ان عبارات سے صاف مفہوم ہے

کہ مرزاجی اپنے منکرون اور مخالفون کو کافر مستوجب سزا جانتے ہین کیون نہو ترقی اسی کا تو نام ہے ۔

جواب امرتسری مکذب نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۲۰ مین جس عبارت کے موجود ہونے کا ادعا کیا ہے وہ عبارت صفحہ مذکور مین موجود نہین البتہ ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۶۳۶-۶۳۸ مین یہ عبارت موجود ہے۔

"ناظرین پر واضح رہے کہ میان عبدالحق نے مباہلہ کی بھی درخواست کی تھی لیکن ابتک مین نہین سمجھ سکتا کہ ایسے اختلافی مسائل مین جنکی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہین ٹھر سکتا کیونکر مباہلہ جائز ہے قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ مباہلہ مین دونون فریق کا اسبات پر یقین چاہئے کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے یعنی عمداً سچائی سے روگردان ہے مخطی نہین ہے تا ہر ایک فریق لعنت اللہ علی الکاذبین کہہ سکے اگر میان عبدالحق اپنے قصور فہم کی وجہہ سے مجھے کاذب خیال کرتے ہیں لیکن مین انہین کاذب نہین کہتا بلکہ مخطی جانتا ہون اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہین کیا بجائے لعنت اللہ علے الکاذبین یہہ کہنا جائز ہے کہ لعنت اللہ علے المخطئین کوئی مجھے سمجھاوے کہ اگر مین مباہلہ مین فریق مخالف حق پر لعنت کرون تو کس طور سے کرون اگر مین لعنت اللہ علی الکاذبین کہون تو یہہ صحیح نہین کیونکہ مین اپنے مخالفین کو کاذب تو نہین سمجھتا بلکہ ماول مخطی سمجھتا ہون جو نصوص کو ان کے ظاہر

سے پھیر کر بلا قیام قرینہ باطن کی طرف لیجاتے ہیں اور کذب اس شئے کا نام ہے جو عمداً اپنے بیان میں اس یقین کی مخالفت کیجائے جو دل میں حاصل ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ آج مجھے روزہ ہے اور خوب جانتا ہے کہ ابھی میں روٹی کھا کر آیا ہوں سو یہہ شخص کاذب ہے غرض کذب اور چیز ہے اور خطا اور چیز اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کاذبوں پر لعنت کرو یہہ تو نہیں فرماتا کہ مخطیوں پر لعنت کرو اگر مخطی سے مباہلہ اور ملاعنہ جائز ہوتا تو اسلام کے تمام فرقے جو باہم اختلاف سے بھرے ہوئے ہیں بیشک باہم مباہلہ و ملاعنہ کر سکتے تھے اور بلاشبہ اسکا نتیجہ یہہ ہوتا کہ اسلام کا روئے زمین خاتمہ ہوجاتا اور مباہلہ میں جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے نص قرآن کریم جماعت کو ضروری ٹھہراتی ہے لیکن میاں عبدالحق نے اب تک ظاہر نہیں کیا کہ مشاہیر علماء کی جماعت اسقدر میرے ساتھ ہے جو مباہلہ کے لئے تیار ہے اور فسادانبار بھی ہیں۔ پھر جب شرائط مباہلہ متحقق نہیں تو مباہلہ کیونکر ہو اور مباہلہ میں یہہ بھی ضرور ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی گنجائش بھی نہ ہو۔"

اب ازالہ اوہام کی اس عبارت کو پڑھکر ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ مولوی فاضل امرتسری نے کس یہودیانہ شرارت سے کام لیا ہے امرتسری یہودی نے کمال جرأت و وقاحت سے حضرت اقدس

کی عبارت میں جو لفظ ابتک موجود تھا اور جس سے اعتراض کا موقع نہ ملتا تھا اوسے نقل کر دینا قصداً ترک کر دیا۔ اور پبلک کو مغالطہ دینے کیلئے ادھوری عبارت نقل کر دی۔ شرم! شرم!! شرم!!!

حضرت اقدس کی پوری عبارت پڑھنے سے آپ کا منشا صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ اس عبارت کی تحریر کے وقت تک مخالف کی حالت کو ایک ماول مخطی سے زیادہ نہیں سمجھتے تھے۔ مگر جب مخالف کی حالت بدل گئی تو حکم بھی بدل گیا تو تبدیل حالت کے ساتھ تبدیل حکم کا جواز اور اس کا راز آپ نے تحفہ غزنویہ میں صاف طور پر لکھدیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہہ جو لکھا ہے کہ اولیاء کے مقابلہ سے سلب ایمان کا خطرہ ہے وہ خطرہ اس وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے کہ صدیقوں اور اولیاء کی باتیں سچائی کے چشمہ سے نکلتی ہیں اور ستون ایمان ہوتی ہیں مگر ان کا مخالف اپنا یہہ اصول مقرر کر لیتا ہے کہ ان کی ہر ایک بات کو رد کرتا جاوے اور کسی کو قبول نہ کرے کیونکہ حسد اور عداوت بری بلا ہے لہذا ایکدن کسی ایسے مسئلہ میں مخالفت کر بیٹھتا ہے جس سے ایمان فی الفور رخصت ہوجاتا ہے" (تحفہ غزنویہ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)......

پس ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۶-۶۲۷ کی عبارت کسی شخص کی اوس حالت سے متعلق ہے جب تک اوسپر ماول مخطی کا اطلاق ہو سکے اور

اربعین کی عبارت اوس حالت سے متعلق ہے جو سلب ایمان کی موجب ہوتی ہے چونکہ دونون عبارتین دو جداگانہ حالتون کے لئے دو جداگانہ حکم بیان کر رہی ہین اس۔ لئے دونون عبارتون مین کچھہ تناقض نہین۔

پھر مکذب امرتسری اپنے ہفوات کے صفحہ ۱۱ - ۱۰ مین لکھتا ہی۔

حضرت مسیح کی زندگی اور دوبارہ آنے کا اقرار | براہین احمدیہ جلد چہارم مین جو (بقول مرزاجی) محض الہام ربانی سے لکھی گئی تھی جسکے اندنون اکثر حوالجات دیگر

بزعم خود مخالفون کو ساکت کرنیکی ناکام سعی کیجاتی ہے صاف لکھتے ہین کہ "فرقانی اشارہ اس آیت مین ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یہہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف لاوینگے۔ تو ان کے ہاتھہ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار مین پھیل جائیگا (حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۹۸) ناظرین! دوبارہ تشریف لانا یاد رکھیئےگا عبارت مرقومہ بالا سے جو امر مفہوم ہے کسی تشریح کا محتاج نہین صاف مضمون ہے کہ حضرت مسیح زندہ مین اور دوبارہ دنیا

مین تشریف لائینگے۔

اس کی نقیض | اس کے خلاف بتلانے کی حاجت نہین سب کو معلوم ہے ...... در خانہ اگر کس است حرفے بس است۔

جواب۔ یہہ تناقض حضرت اقدس مع کے الہامات مندرجہ براہین اور آپ کی تحریرات مندرجہ براہین مین ضرور پایا جاتا ہے۔ مگر چونکہ یہہ تناقض الہامات مندرجہ براہین اور نیز پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے متعلق غلط فہمی سے ہوا ہے اور پیشگوئی کی غلط فہمی سے ملہم من اللہ کی شان مین کچھہ فرق نہین آتا اسلئے یہہ تناقض منافی شان ملہمیت یا مسیحیت ومہدویت موعودہ نہین حضرت اقدس مرزا صاحب۔ ازالہ اوہام حصہ اول طبع ثانی صفحہ ۹۷ مین اس تناقض کا خود ذکر کرکے اور الہامات مندرجہ براہین نقل کرکے تحریر فرماتے ہین۔

"یہہ وہ الہامات ہین جو براہین احمدیہ مین صفحات مذکورہ بالا مین ہم لکھہ چکے ہین جو صراحتاً وکنایتاً اس عاجز کے مثیل موعود ہونے پر دلالت کر رہے ہین ہان براہین مین اسباب کا الہامی طور پر کچھہ فیصلہ نہین کیا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کے جو لوگ منتظر ہین کہ وہی مسیح بہشت سے نکلکر فرشتون کے کندھون پر ہاتھہ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر اتر آئینگے اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔ بلکہ مین نے براہین احمدیہ مین جو کچھہ مسیح ابن مریم کے دوبارہ دنیا مین آنیکا ذکر لکھا ہے

وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جسکی طرف آجکل ہمارے مسلمان بھائیون کے خیالات جھکے ہوئے ہین سو اسی ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے براہین مین لکھدیا تھا کہ مین صرف مثیل موعود ہون اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے لیکن جب مسیح آئیگا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونون طور پر خلافت ہوگی یہ بیان جو براہین مین درج ہو چکا ہے صرف اس سرسری پیروی کیوجہ سے ہے جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدا تعالے سے الہام پاتے ہین وہ بغیر بلائے نہین بولتے اور بغیر سمجھائے نہین سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعوی نہین کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہین کر سکتے اسوجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدا تعالے کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے مین وحی نازل نہین ہوئی تھی تب تک اہل کتاب کی سنن وہنیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دیانت اصل حقیقت کے اسکو چھوڑ دیتے تھے سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین مین کوئی بات نہین [illegible] تھی جب خدا تعالے نے حقیقت امر [illegible] پر فرمایا [illegible] ظاہر طور پر اسکا اظہار [illegible]

[illegible] حصہ دوم جلد اول صفحہ [illegible] ۱۹۱ [illegible] ہین

دویہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایسے امور مین جو عملی طور پر

سکہلائے نہین جاتے اور نہ ان کی جزئیات خفیہ سمجھائی جاتی ہین اعتبار سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے مثلاً اس خواب کی بنا پر جسکا قرآن کریم مین ذکر ہے جو بعض مومنون کے لیے موجب ابتلا ہوئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا ہے اور کئی دن تک منزل در منزل طے کر کے اس بلدہ مبارک تک پہنچے مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روکدیا اور اس وقت اس رویا کی تعبیر ظہور مین نہ آئی لیکن کچھہ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امید پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر مین ہی طواف میسر آجائیگا اور بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی خواب وحی مین داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنے سمجھنے مین جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہین کیا گیا تھا تبھی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ مین پہنچے اگر راہ مین متنبہ کیا جاتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ مین واپس آجاتے پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویون نے آپ کے روبرو باہم ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہین کیا گیا یہانتک کہ آپ فوت ہوگئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھہ ہین وہی سب سے پہلے فوت ہوگی اسیوجہ سے باوجودیکہ آپ کے روبرو باہم ہاتھ ناپے گئے مگر آپ نے منع نہ فرمایا کہ یہہ حرکت تو خلاف منشاء پیشگوئی ہے اسی طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہین کھلی تھی تو آنحضرت

کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے مگر آخر مین رائے بدل گئی تھی ایسا ہی سورہ روم کی پیشگوئی کے متعلق جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط لگائی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا کہ بضع کا لفظ لغت عرب مین نو برس تک اطلاق پاتا ہے اور مین بخوبی مطلع نہین کیا گیا کہ نو برس کے حد کے اندر کس سال تک یہہ پیشگوئی پوری ہوگی ایسا ہی وہ حدیث جسکے یہہ الفاظ ہین فذھب وھلی الی انہ الیمامۃ او الہجر فاذا ھی المدینۃ یثرب صاف صاف ظاہر کر رہی ہے کہ جو کچھہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے پیشگوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا اور حضرت مسیح کی پیشگوئیان کا سب سے عجب تر حال ہے بارہا انہون نے کسی پیشگوئی کے معنی کچھہ سمجھے اور آخر کچھہ اور ہی ظہور مین آیا یہودا اسکریوطی کو ایک پیشگوئی مین بہشت کا بارہوان تخت دیا لیکن وہ بکلی بہشت سے محروم رہا اور پطرس کو کبھی بہشت کی کنجیان دین اور کبھی اسکو شیطان بنایا اسیطرح انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا مکاشفہ کچھہ بہت صاف نہین تھا اور کئی پیشگوئیان ان کی بسبب غلط فہمی کے پوری نہین ہوسکین۔ مگر اپنے اصلی معنون پر پوری ہوگئین بہرحال ان تمام باتون سے یقینی طور پر یہہ اصول قایم ہوتا ہے کہ پیشگوئیون کی تاویل اور تعبیر مین انبیا علیہم السلام کبھی غلطی بھی کہاتے ہین جسقدر الفاظ وحی کے ہوتے ہین وہ تو بلاشبہ اول درجہ کے سچے ہوتے ہین مگر نبیون کی

عادت ہوتی ہے کہ کبھی اجتہادی طور پر بھی اپنی طرف سے ان کی کسیقدر تفصیل کرتے ہین اور چونکہ وہ انسان ہین اسلئے تفسیر مین کبھی احتمال خطا کا ہوتا ہے لیکن امور دینیہ ایمانیہ مین اس خطا کی گنجائش نہین ہوتی کیونکہ ان کی تبلیغ مین منجانب اللہ بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ اور وہ نبیون کو عملی طور پر بھی سکہلائی جاتی ہین چنانچہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ بھی دکہایا گیا اور آیات متواترہ محکمہ بینہ سے جنت اور نار کی حقیقت بھی ظاہر کیگئی ہے پہر کیونکر ممکن تھا کہ اسکی تفسیر مین غلطی کرسکتے۔ غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیون مین ہوتا ہے جنکو اللہ تعالے خود اپنی کسی مصلحت کیوجہ سے مبہم اور مجمل رکھنا چاہتا ہے اور مسائل دینیہ سے انکا کچھہ علاقہ نہین ہوتا یہہ ایک نہایت دقیق نکتہ ہے جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبہ نبوت کی حاصل ہوتی ہے۔"

ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ظاہر ہے کہ مولوی فاضل امرتسری کا اعتراض بالکل ساقط ہوجاتا ہے مگر تعجب ہے کہ مولوی فاضل صاحب نے براہین احمدیہ کی بعض عبارات پر اعتراض تو کر دیا لا اوس اعتراض کے جوابات جو ازالہ اوہام وغیرہ مین درج تھے اونکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکہا اگر مولوی فاضل کی کمال تحقیق یہی ہے تو حقیقت معلوم قابلیت اور دیانت کی بات تو یہہ تھی کہ مکذب صاحب اپنے اعتراض کے جوابات کو بھی اچھی طرح دیکہہ لیتے اور پہر اون دلائل کو توڑ کر جو چاہتے نتیجہ نکالتے

مگر اون جوابات کا مطلق ذکر نہ کرنا اور بدستور عامیانہ اعتراض جڑ دینا ہرگز انصاف پسندی نہین بلکہ پبلک کو صریح دہوکا دیتا ہے خدا ایسی عادت بد سے مکذب کو بچائے۔

امرتسری مکذب اپنے سفوات کے صفحہ ۱۱-۱۲ مین لکھتا ہے۔

"بجائے اس کے کہ حضرت مسیح کی موت ثابت کرنے سے عیسائیون پر فتح پائی جائے زندگی کے ثبوت سے بآسانی فتح پائی جاسکتی ہے بلکہ حضرت مسیح کی موت سے عیسائی مذہب کی ایک گونہ تائید ہوتی ہے (غالباً مرزاجی کی بھی غرض تائید سے ہے) کیونکہ عیسائی مذہب کی بنیاد مسیح کے کفارہ پر ہے اور مسیح کا کفارہ اونکی موت پر موقوف ہے پس کون نہین جانتا کہ اگر مسیح کی موت کلسرے سے انکار ہی کیا جائے تو آسانی سے کفارہ کی جڑ اکھڑ جاتی ہے اور اگر موت کا ثبوت ہو تو ان کا عین مدعا چنانچہ انجیلون مین بھی حضرت مسیح کی موت صاف لکھی ہے جسکا قرآن مجید نے صاف لفظون مین رد کیا ہے ؎ در خانہ کس است حرفے بس است۔

جواب مولوی فاضل امرتسری کی یہہ رائے بالکل غلط اور نہایت تعجب انگیز ہے۔ خدا اسلام کو ایسے نادان دوستون سے بچائے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات قرآن کریم سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے پھر ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ قرآن کریم کے خلاف مسیح کی زندگی کے ثبوت سے کیونکر اسلام کی فتح بآسانی ہوسکتی ہے

کیا یہہ جہوٹی فتح قرآن کریم کی شکست نہ ہوگی۔ علاوہ برین جس طرح پر قرآن کریم مین مسیحؑ کی موت کا بیان ہے اوسطرح مسیحؑ کی موت ثابت کرنے سے عیسائی مذہب کی تائید ہرگز نہین ہوتی بلکہ واقعی بات یہ ہے کہ عیسائی مذہب کا استیصال ہوجاتا ہے کیونکہ عیسائی مذہب صرف دو ستونون پر قائم ہے جنمین سے ایک الوہیت مسیح ہے اور دوسرا کفارہ۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب سے نجات پاکر طبعی موت سے مر گئے پس اونکی طبعی موت سے جہان الوہیت مسیح باطل ہوتی ہے وہان صلیب پر موت واقع نہ ہونے سے کفارہ کا بھی ابطال ہوجاتا ہے اور اسطرح عیسائی مذہب کی چھت اپنے دونون ستونون کے ساتھہ زمین پر گرکر خاک کا پیوند ہوجاتی ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب مسلمانون کو وصیت فرماتے ہین کہ وہ قرآن کریم سے ایسا ہی ثابت کرو کہا مین پس مکذب امرتسری کا اسکو عیسائی مذہب کی تائید سمجہنا سراسر نادانی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی غرض عیسائی مذہب کی تائید بتانا کہلی ہوئی بے ایمانی اور خباثت و شقاوت بلادت وحماقت کی نشانی ہے۔ مکذب امرتسری کے ایسے جہوٹ پر لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے سوائے اور کیا کہا جائے۔

مکذب امرتسری اپنے سفوات کے صفحہ ۱۲ مین لکھتا ہے۔

حضرت مسیح کی قبر کے بابت نمبر ۵

یون تو مرزا جی کو حضرت مسیح کی وفات

سے کے مختلف خواب آتے ہی تھے مگر طرفہ یہہ ہے کہ اونکی قبر شریف بھی انکو مختلف رنگون مین دکہائی جاتی ہے آپ ازالہ صفحہ ۴۷۳ پر لکہتے ہین کہ یہہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل مین جاکر فوت ہو گیا یعنی مسیح کی موت ان کے وطن گلیل مین ہوئی اور یہہ تو ظاہر ہے کہ جہان ان کی موت ہوئی وہان ہی مدفون ہوئے ہونگے مگر اتنے صاف اور صریح مضمون مین بھی مرزاجی کی رائے مین تناقض ہے اس کے خلاف "راز حقیقت" مین لکھتے ہین بلکہ رسالہ مذکور خاص اسی راز کے افشار کیلئے لکہا ہی کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر کے شہر سری نگر مین ہے۔ چنانچہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۹ پر ایک نقشہ بھی ان کی قبر کا دیا ہے (مگر اہل کشمیر کو خبر نہین) معلوم نہین دونون جگہ قبرین کیونکر بن گئین کیا اسی تحقیق پر مرزاجی کو ناز بیجا ہے"

جواب مولوی فاضل کا یہہ اعتراض بھی محض پوچ ولچر ہے۔ ازالہ کی تحریر کیوقت بیشک حضرت مرزا صاحب کا اجتہادی خیال یہی تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب سے نجات پاکر اپنے وطن گلیل مین جاکر فوت ہو گئے مگر بعد مین جب اولہ کاملہ سے یہہ بات بپایہ تحقیق پہنچ گئی کہ حضرت مسیح گلیل مین نہین بلکہ کشمیر مین آکر فوت ہوئے ہین تو آپ نے اپنے پہلے خیال سے رجوع کر کے حضرت مسیح کی قبر کا کشمیر مین ہونا مان لیا۔ اور وہ تمام دلائل جن سے اس واقعہ کی تصدیق ہوتی تھی کمال شرح وبسط کے ساتہہ اپنی کتاب مسیح ہندوستان مین اور راز حقیقت

مین شایع کر دئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی کتاب ست بچن صفحہ ۱۶۰ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین"

"ہم نے کسی کتاب مین یہہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی بلاد شام مین قبر ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمین اسبات کے لکہنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر مین ہے اور ملک شام کی قبر زندہ درگور کا نمونہ تھا جس سے وہ نکل آئے"

اب ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ یہہ بات کیطرح قابل اعتراض نہین ہو سکتی۔ تمام محققین ومجتہدین کا یہی شیوہ رہا ہے اگر مولوی فاضل امرتسری کے نزدیک صداقت کا معیار یہہ ہے کہ ایک خیال کو گو کیسے ہی ادلہ قطعیہ اوسکے خلاف دستیاب ہو جائین چہوڑا نہ جائے تو پھر نہ کسی نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے نہ کسی مجتہد کا اجتہاد قابل تسلیم ہو سکتا ہے پس غیر مقلد مولوی کا یہہ اعتراض جمود علی التقلید کا تعجب خیز وحیرت انگیز نمونہ ہے۔ ہم مانتے ہین کہ حضرت مرزا صاحب عالم الغیب نہ تھے اور مین بشریت کے تمام لوازم بھی موجود تھے جو بات وحی ربانی کے ذریعہ اون پر قطعی طور پر کھولدی جاتی تھی اوسکے سوا نئے مجتہدانہ رنگ مین اون سے خطا بھی ممکن تھی۔ مگر اہلسنت والجماعت یا وہابی پارٹی کے نزدیک جب ان مین کوئی بات بھی ایسی نہین جو نبوت ورسالت کے منافی ہو تو پھر مرزا صاحب پر اعتراض کیون؟ انصاف!! انصاف!! انصاف!!! پس اس اعتراض کی بنا پر مکذب امرتسری نے جو ژاژ خائی

اور سر زبان سرائی کی ہے وہ انکی خرافات کا ضمیمہ ہونے سے کچھہ زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ اور ایسے اعتراض سے اگر کچھہ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہی کہ فاضل اجہل صاحب معمولی باتون مین بھی ہنوز طفل مکتب ہین تو انکے دعوے اور دلیل مین تطبیق نشان کی مثال کو مثل لاسے تعلق البتہ تو یہ اور زور سے تو تمام آپ کی تصانیف بھری ہوئی ہین خدائی شان سے

بت کرین آرزو خدائی کی ✤ شان ہے تیری کبریائی کی

پھر ثناء اللہ امرتسری اپنے ہفوات کے صفحہ ۱۳ مین لکھتا ہے۔

توہین انبیاء و دعوی رسالت

اس ضمن مین تو کچھہ لکھنے کی حاجت ہی نہین اب تو مرزاجی کی تصنیف کا کوئی اشتہار یا رسالہ اس دعوی رسالت سے خالی نہین ہوتا گو پہلی تصانیف مین بھی تو یہہ دعوے تھا مگر ضمناً انکار بھی تھا۔ سورہ صف مین ایک آیت ہے جسکے الفاظ ہین ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی حضرت مسیح نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بنی اسرائیل کو فرمایا کہ میرے بعد ایک رسول آئیگا جسکا نام احمد ہوگا۔ اس پر مرزاجی کو کیا سوجھی فرماتے ہین کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی ہمارے نبی احمد ہی نہین بلکہ محمد بھی ہین۔ یعنی جامع جلال وجمال۔ لیکن آخری زمانہ مین برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا تھا بھیجا گیا۔ ازالہ صفحہ ۶۷۳

مطلب یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے مصداق نہین بلکہ میرے حق مین ہے مین رسول ہون جسکا نام احمد ہے چنانچہ اپنی کتاب حمامۃ البشرے کے آخیر صفحہ پر اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے سچ ہے ؎

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو   رسول حق باستحکام مرزا

جواب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعوے رسالت تابع شریعت محمدیہ یا امتی رسول ہونیکا شروع مین کیا تھا اوسپر آپ برابر آخیر دم تک قائم رہے کبھی اوس سے انکار نہین کیا۔ اس لئے مکذب امرتسری کی نکتہ چینی اس بارہ مین سراسر کذب وفریب پر مبنی ہے رہی رسالت غیر تابع شریعت محمدیہ اوسکا دعوے کبھی آپ نے کیا ہی نہین۔ اگر کوئی ایسے دعوے کا بہتان آپ پر لگائے تو وہ کذاب و مفتری قابل تعزیر ہے۔ اور مکذب امرتسری نے ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ کی عبارت نقل کرکے جو اعتراض کیا ہے اوس سے معترض کا صرف دجل وفریب ظاہر ہوتا ہے دگر ہیچ اول تو فاضل اجہل صاحب نے نقل عبارت ازالہ اوہام مین اپنی بیہودیانہ فطرت کے ایسے جوہر دکھلائے ہین کہ جنکو دیکھکر ایک حق پسند و باحیا انسان انگشت بدندان و متحیر و حیران رہجاتا ہے اوسپر امرتسری دجال کی پادریانہ فضلہ خواری ظلمت برظلمت افزود کا حیرت انگیز نظارہ پیش کر رہی ہے۔ بایں ہمہ امرتسری خناس اسبات کا آرزومند ہے کہ اوسکو سچا اور نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا مان

لیاجائے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ور ہما از جہان شود معدوم

ممکن ہے کہ چند آنکھون کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اون کے دام تزویر و وساوس مین پھنسکر اون کی ردّی اور کھوٹی متاع کے خریدار بنجائین۔ مگر صاحبان بصیرت لعن طعن کے تحفہ کے سوائے اور کیا پیش کر سکتے ہین۔ اس لئے امرتسری خناس کی دجالانہ کارروائی پر وہ تیر انداز حقیقت ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۲-۶۷۵ مین لکھتے ہین۔

"پس جبکہ قرآن شریف نے صاف صاف بتلا دیا کہ خلافت اسلامی کا سلسلہ اپنی ترقی اور تنزل اور اپنی جلالی اور جمالی حالت کی رو سے خلافت اسرائیلی سے بکلی مطابق و مشابہ و مماثل ہوگا اور یہ بھی بتلا دیا کہ نبی عربی امّی مثیل موسٰے ہے۔ تو اس ضمن مین قطعی اور یقینی طور پر بتلایا گیا کہ جیسے اسلام مین سر دفتر الٰہی خلیفون کا مثیل موسٰے ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تخت عزت کے اول درجہ پر بیٹھنے والا اور تمام برکات کا مصدر اور اپنی روحانی اولاد کا مورث اعلےٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسےٰ ابن مریم ہے جو اس امت کے لوگون مین سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم

نے اوسکو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل شیءٍ قدیرا اور اوس آنیوالے کا نام جو احمدؐ رکھا گیا ہے وہ بھی اوسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمدؐ جمالی اور احمدؐ اور عیسیٰؑ اپنے جمالی معنون کے رو سے ایک ہی ہین اسیکے طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمدؐ ہی نہین بلکہ محمدؐ بھی ہین یعنی جامع جلال و جمال ہین لیکن آخری زمانہ مین برطبق پیشگوئی مجرد احمدؐ جو اپنے اندر حقیقت عیسویہ رکھتا ہے بھیجا گیا۔"

ناظرین! ازالہ اوہام کی اصل عبارت یہ ہے جسکو امرتسری مکذب نے تحریف و تبدیل کے ساتھہ نقل کرکے حضرت مرزا صاحب پر یہ افترا کیا ہے کہ اونکا مطلب یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے مصداق نہین بلکہ میرے حقمین ہے۔ حضرت صاحب تو صاف طور پر لکھتے ہین کہ اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح ابن مریم ہے۔ جو اس امت کے لوگون مین سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے۔" پہر فرماتے ہین کہ "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمدؐ ہی نہین بلکہ محمدؐ بھی ہین یعنی جامع جلال و جمال ہین،، مگر امرتسری یہودی یہہ مطلب نکالنا چاہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے مصداق نہین۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین مکذب امرتسری کو اگر لفظ محمدؐ و احمدؐ کی تشریح جلالی و جمالی کے متعلق اعتراض ہے تو یہ بات

اوسکی ناواقفیت پر دلالت کرتی ہے اگر وہ ذرا تکلیف گوارا کر کے مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ مین حقیقت محمدیہ اور حقیقت احمدیہ کا بیان پڑھ لے تو شاید اپنی ہزیان سرائی پر دل ہی دل مین بہت شرمندہ ہو۔ مجھے تعجب ہے کہ مولوی فاضل ہو کر اس معترض کو اتنی سمجھ بھی نہین کہ جب مرزا صاحبؑ اپنے آپ کو بروز محمدی بتلاتے ہین تو پہر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشگوئی زیر بحث کا مصداق ہونے سے کیونکر انکار کرسکتے ہین کسی نے ایسے ہی لوگون کے حق مین کہا ہے؎

چشم باز و گوش باز و این ذکا   خیرہ ام از چشم بندی خدا

اس اعتراض کے آخیر پر معترض نے ایک اور ہزیان سرائی کی ہے جسکا جواب علیحدہ ذیل مین درج کیا جاتا ہو۔

جواب اوبطال امرتسری دجال تیری عیارانہ اور شرارت آمیز فسونسازی سے نکتہ رس احمدی بفضلہ تعالے کبھی دہوکا نہین کہا سکتے اگر حضرت اقدسؑ نے حمامۃ البشرے مین اپنا نام صرف میرزا احمد لکھدیا تو اس سے کیا خرابی لازم آگئی۔ ضروری امر نہین کہ ہر شخص اپنا نام ہمیشہ پورا ہی لکھے۔ سہواً بھی ایسا ہوسکتا ہے کاتب بھی غلطی کرسکتا ہے پھر مسلمان حسن ظن کے لئے مامور ہے۔ مگر چودہوین صدی کے یہودی کو ان صاف سیدھی اور سچی باتون سے گویا کچھ تعلق ہی نہین۔ یہی بات ہے تو آپ کے مسلک پر کہا جائے کہ ثناء اللہ امرتسری نے چونکہ اپنی تفسیر کا نام تفسیر ثنائی رکھا ہے اللہ کو چھوڑ دیا اسلئے

ثناء اللہ ملحد و دہریہ ہے؎

چہوڑ کر اللہ کو دہری بنا تو اے خبیث
تف ہے تیری عقل پر ہنبلک ہے پھر اہلحدیث

ناظرین! کتاب حمامۃ البشرے خود اس بات پر بلند آواز سے شہادت دیرہی ہے۔ کہ بد طینت نکتہ چین نے حضرت اقدسؑ پر یہ نکتہ چینی سراسر بے ایمانی سے کی ہے۔

اس گندہ زبان موذی نے ہفوات کے صفحہ ۱۴ پر جو شعر حضرت مسیح موعودؑ صاحب کا نقل کیا ہے یعنی یہ شعر؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اوس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بہی اوسکے واہی خیال کا بطلان ظاہر کر رہا ہے اسکے ساتھہ ہی یقین ہے کہ اوسنے حضرت صاحبؑ کا یہہ دوسرا شعر بھی سنا ہوگا؎

برتر گمان و وھم سے احمدؐ کی شان ہے
جسکا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اس لئے مین کہتا ہون کہ او مکذب سن! تو ایک راستباز انسان پر محض بہتان تراشی سے اپنے مقصد مین فی الواقع کبھی کامیاب نہین ہوسکتا؎

اے کمربستہ برافترا   بکش خویشتن را تبرک حیا

امرتسری مکذب اپنی ہفوات کے صفحہ ۱۲ مین لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح سے تو مرزاجی کو ایسی کچھہ رقابت ہے کہ جب تک انکے

ہرایک کام کی تحقیر نہین کرلیے چین نہین پڑتی "

جواب لعنۃ اللہ علی الکاذبین

پھر اسی صفحہ مین لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح کے معجزات کی نسبت جنکو خدا حضرت مسیح پر بڑے احسان جتلا کر یاد دلاتا ہے فرماتے ہین کہ "وہ مسمریزم کا اثر تھا مین ایسے طریق کو مکروہ سمجھتا ہون اگر مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے اس مین کم نہ رہتا" ازالہ صفحہ ۳۰۲

جواب مکذب امرتسری نے جو عبارت اپنے طرف سے لکھکر بریکٹ کے نشان ڈالکر اسے ازالہ اوہام کی طرف منسوب کیا ہے یہہ اوس کی یہودیت کا بین ثبوت ہے اصل عبارت ازالہ اوہام کی یہہ ہے۔

"اب یہہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب مین کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اسکی ہڈیون کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہوگیا مگر چورون کی لاشین مسیح کے جسم کے ساتھہ لگنے سے ہرگز زندہ نہو سکین یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھہ مصلوب ہوئے تھے بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھین مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق

نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا اور مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت مین مرکوز تھے باذن وحکم الہی اختیار کیا تھا ورنہ در اصل مسیح کو بھی یہہ عمل پسند نہ تھا"

اس عبارت سے مکذب امرتسری کے دجل وفریب وتحریف و تدلیس کی حقیقت ظاہر ہونے کے علاوہ چند باتین ظاہر ہوتی ہین جن کو ہم نمبروار بیان کرتے ہین۔

(۱) حضرت ابن مریمؑ کی تربی کارروائیان باذن وحکم الہی تھین۔

(۲) حضرت مسیحؑ کی تربی کارروائیان اوس زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھین۔

(۳) حضرت مسیحؑ نے اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت مین مرکوز تھے باذن و حکم الہی اختیار کیا تھا ورنہ در اصل مسیحؑ کو بھی یہہ عمل پسند نہ تھا"

(۴) لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا۔

(۵) تبدیلی کارروائیان نہ اس زمانہ کے مناسب حال و قرین مصلحت ہین نہ اونکے لئے اذن و حکم الٰہی ہے۔

(۶) اسلئے مسیح موعود اس عمل کو مکروہ و قابل نفرت سمجھتے ہین۔

اب ان تمام امور پر نظر ڈالنے کے بعد ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ نے حضرت مسیح ابن مریم پر کوئی اعتراض نہین کیا نہ اون کی تحقیر کی بلکہ صاف فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کا یہہ عمل باذن و حکم الٰہی اوس زمانہ کے مناسب حال و قرین مصلحت یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے تھا ورنہ در اصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کو اوس عمل کے بابت اذن و حکم الٰہی نہین ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس طریق پر عمل نہین کیا نہ زمانہ کے مناسب حال اور قرین مصلحت ہے موجودہ دنیا بھی گذشتہ یہودیون کیطرح پست خیالات نہین رکھتی۔ اس لئے وہی عمل جو حضرت مسیح کے زمانہ مین خدا کے نزدیک پسندیدہ تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مین خلاف مصلحت اور خدا اور رسول کے نزدیک ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک مکروہ اور قابل نفرت ٹھہرا۔

اب رہی یہ بات کہ جو عمل پہلے زمانہ مین خدا کے نزدیک پسندیدہ تہا

رسالہ احمدی جلد ۲ نمبر ۱۲ بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء

وہ بعد مین مکروہ اور قابل نفرت کیون ہوگیا۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ تبدل مصلحت و حالت کے ساتھہ حکم بھی بدل جاتا ہے یہی وجہہ ہے کہ شرایع سابقہ مین جو بعض امور خدا کے نزدیک پسندیدہ تھے وہ شریعت محمدیہ مین مکروہ اور قابل نفرت قرار دیئے گئے ہین۔ تحویل قبلہ کی مثال سمجھدار کے لئے کافی ہے۔ ثناء اللہ خود بتائے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام جس قبلہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہا کرتے تھے وہ اوس قبلہ کی طرف منہ کرکے اب نماز پڑہنا پسند کرتا ہے یا اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت سمجھتا ہے ؎

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

امرتسری مکذب اپنی ہفوات کے خاتمہ پر لکھتا ہے۔

پھر صفحہ ۱۳۱ پر حضرت مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ ”وہ روحانی صفائی مین ضعیف اور نکما بلکہ بہت ہی گھٹیا تہا“

جواب۔ مکذب امرتسری نے نقل عبارت ازالہ مین اس موقع پر تو یہودیون کے بھی کان کاٹے ہین افسوس اس زمانہ کے مولوی کامل دنیا پرستی شہرت طلبی اور حب جاہ کی شامت سے اپنے معتقدون یا خریدارون کے سامنے اپنی اندرونی حالت کا کیا نفرت انگیز نمونہ پیش کر رہے ہین

ناظرین کیا آپ اب بھی ایک مامور من اللہ و امام الزمان کی ضرورت محسوس نہین کرتے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اصل عبارت ازالہ اوہام حصہ اول سے ذیل مین نقل کیجاتی ہے۔

"واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لیئے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی اون روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتی ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے۔ اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریون کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامت کامل طور پر دلون مین قائم کرنیکے بارہ مین انکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان جسمانی امور کی طرف توجہ نہین فرمائی اور تمام زور اپنی روح کا دلون مین ہدایت پیدا ہونیکے لیئے ڈالا اسیوجہ سے تکمیل نفوس مین سب سے بڑھکر ہے اور ہزارہا بندگان خدا کو کمال کے درجہ تک پہونچا دیا اور اصلاح خلق اور اندرونی تبدیلیون مین وہ ید بیضاء دکھلایا کہ جسکی ابتدائے دنیا سے آج تک نظیر نہین پائی جاتی حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے وہ بلاتوقف

چند منٹ مین مرجاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہو جاتی تھی مگر جنکو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زندہ کیا وہ ہمیشہ زندہ رہینگے ۱۱"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب قدس سرہٗ نے امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس مین حضرت مسیح ابن مریم اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی کا مقابلہ کرکے عیسائیون کو ملزم کرنیکے لئے احیار موتےٰ پر کیسے لطیف و پُر معارف ریمارک کئے ہین جن سے ناراض ہونا کسی غیور مسلمان کا کام نہین البتہ وہ شخص جو درپردہ عیسائی ہو اس ریمارک سے ضرور افسردہ دل و کبیدہ خاطر ہو سکتا ہے۔ مگر وہ قدسی نفس جو دنیا مین حق او رصدق کی اشاعت کے لئے مامور ہو کر آیا وہ ایسے محجوب لوگون کی افسردگی و آزردگی کی کیا پرواہ کر سکتا ہے۔

ناظرین اسبات پر بغور توجہ فرمائین کہ مکذب امرتسری نے حضرت اقدس کے الفاظ مین تصرف بیجا کا ارتکاب کرکے آپ کے کلام کو کس صورت مین پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور پھر اہلحدیث کی دیانت و امانت فہم و فراست کی داد دین۔

دجال امرتسری کمال جرأت و بیباکی کے ساتھہ ایک عبارت اپنی طرف سے لکھکر اوسے ازالہ اوہام کی عبارت قرار دیتا ہے اوسپر خط کھینچتا اول و آخر پر بریکیٹ کے نشان لگاتا اور پھر ازالہ اوہام کے

صفحہ کا پتہ دیتا ہے تاکہ جو شخص صرف اس دجال امرتسری کی ہفوات کو دیکھکر ازالہ اوہام کو نہ دیکھے اوسے یقین آجاتے کہ ثناء اللہ کی ہفوات کی عبارت دراصل ازالہ اوھام کی عبارت ہے یہہ ہے اس دجل پیشہ مکذب کا دجل وفریب جسکے بھروسہ پر اوس نے ایک مامور من اللہ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے۔ مگر کیا ایسا دجّال وبطّال کبھی صادق کے مقابلہ مین کامیاب ہوسکتا ہے ہرگز نہین۔ مکذب صاحب کو اس دجل وفریب کی جرأت اس لئے ہوئی کہ انہون نے سمجھا کہ میرے معتقد لوگ سلسلہ احمدیہ سے سخت بغض وعناد رکھنے کی وجہہ سے مرزا صاحب کی کتابون کو تو دیکھین گے ہی نہین پس جو من گھڑت عبارت مرزا صاحب کی طرف منسوب کرکے مین اپنی ہفوات مین لکھدونگا اوسے کو رباطن ہفوات مرزا سمجھ لینگے۔ اور اسطرح میری دوکان اچھی طرح چل جائیگی۔ مگر خداوند علیم وخبیر جو اپنے فرستادہ کا حامی وناصر ہے اور جس نے اوس مقدس انسان کو مخاطب بناکر یہہ فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتک۔ اوس کی غیرت آجکل دجالیت کو پاش پاش کرنا چاہتی ہے اس لئے امرتسری دجال کے دجل وفریب کی قلعی کھولنے کے لئے یا بالفاظ دیگر جھوٹے کو اوس کے گھر تک پہنچانیکے لئے مین امرتسری مکذب کو چیلنج دیتا ہون کہ وہ یہہ الفاظ یعنی ”وہ روحانی صفات مین ضعیف اور نکما بلکہ بہت ہی گھٹیا تھا“ اپنے حوالہ کے مطابق ازالہ اوھام مین لکھے ہوئے دکھلادے تو مین

اوسے مبلغ سو روپیہ انعام دونگا۔ بصورت دیگر لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا طوق اوس کے گلے مین ڈالا جائیگا۔

امرتسری مکذب کے ہفوات کا خاتمہ اس طرح پر ہوتا ہے یعنی ہفوات صفحہ ۱۴-۱۵ مین لکھتا ہے:-

” ازالہ صفحہ ۲۷۴ پر لکھا ہے کہ ”اس مسیح کو (یعنی مجھکو) اسرائیلی مسیح پر ایک جزوی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اوس کی (یعنی میری) دعوت عام ہے اور اس کی خاص تھی اور اوس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقون کے اوھام دور کرنیکے لئے بروزی طور پر وہ حکمت اور معرفت سکھائی گئی ہے جو مسیح ابن مریم کو نہین سکھائی گئی تھی“ اس پر تو ہمارا بھی صاد ہے کہ آپ کو بس تیرانے اور لوہاؤ ہو سے مین بہت بڑا کمال ہے ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ چونکہ ہر ایک شخص کو اپنا علم حضوری ہوتا ہے۔ جس کے معنے من آنم کہ من دانم ہین اس لئے مرزا جی کو بھی یہہ خیال ضرور ہوتا ہوگا کہ مین جو اتنی بڑی بڑی پیشگوئیان جڑدیتا ہون کہ آتھم مریگا لیکھرام پر خرق عادت عذاب نازل ہوگا وغیرہ وغیرہ آخر یہہ پیشگوئیان جو مین دو تو مجھے (ذات شریف کو) بھی معلوم نہین اگر غلط ہوئین تو نبوت چھن جاویگی اس لئے انہون نے پہلے ہی سے پیش بندی کرلی۔ چنانچہ ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتے ہین کہ ایک زمانہ مین چار سو نبیون کی پیشگوئیان غلط ہوئین تہین (کیون نہو بازی بازی باریش بابا بازی)“

جواب ازالہ اوہام صفحہ ۲۷۴ مین وہ عبارت موجود نہین جس کا حوالہ

مکذب امرتسری نے دیباچے البشریٰ ۲ م ۲ ۲ ۸ ۴ ۲ مین یہہ عبارت ہے۔

"اگر یہہ کہا جائے کہ مثیل موسےٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو موسےٰ سے افضل ہین تو پھر مثیل مسیح کیون ایک امتی آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مثیل موسےٰ کی شان نبوت ثابت کرنیکے لئے اور خاتم الانبیاء کی عظمت دکہانیکے لئے اگر کوئی نبی آتا تو پھر خاتم الانبیاء کی شان عظیم مین رخنہ پڑتا اور یہہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزوی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اسکی خاص تھی۔ اور اسکو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقون کے اوہام دور کرنیکے لئے ضروری طور پر وہ حکمت اور معرفت سکہلائی گئی تھی جو مسیح ابن مریم کو سکہلائی تھی کیونکہ بغیر ضرورت کے کوئی علم عطا نہین ہوتا وما ننزلہ الا بقدر معلوم"

مکذب امرتسری نے اس عبارت پر کوئی علمی اعتراض نہین کیا صرف نقالون اور مسخرون کی طرح تمسخر کر کے اپنی فاسقانہ سرشت اور بیہودہ دیانہ فطرت کا ثبوت دیا ہے اس لئے ہم اس پر کچھ لکھنا محض تضیع اوقات سمجھتے ہین۔ صرف اسقدر جتا دینا ضروری سمجھتے ہین کہ او بدبخت انسان اب تو لیکھرام اور آتھم کے انجام سے ہی غیرت پکڑ کر سوچ کہ اون کا حشر کیا ہوا ورنہ یاد رکھہ کہ مرنے کے بعد تیرا حشر بھی انہین کے ساتھہ ہوگا۔

مکذب امرتسری نے ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹ کی جو عبارت نقل کی ہے اوس مین بھی دجل و فریب سے کام لیا ہے۔ اصل اور پوری عبارت ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

"الہام رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بہی اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دیکر کسی بات کے انکشاف کے لئے بطور استخارہ و استخبارہ وغیرہ کے توجہہ کرتا ہے خاصکر اس حالت مین کہ جب اسکے دل مین یہہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میرے مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجہے معلوم ہوجائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو مین دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے یہہ دخل کبھی انبیاء اور رسولون کی وحی مین بھی ہوجاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالدیا جاتا ہے اسی کی طرف اللہ جلشانہ قرآن کریم مین اشارہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنےٰ القی الشیطان فی امنیتہ الخ ایسا ہی انجیل مین بہی لکہا ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتون کیساتہہ بدلکر بعض لوگون کے پاس آجاتا ہے دیکہو خط دوم قرنتیان باب ۱۱ آیت ۱۴ اور مجموعہ توریت مین سے سلاطین اول باب بائیس آیت انیس مین لکہا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت مین چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے مین پیشگوئی کی اور وہ جہوٹی نکلی اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان مین مرگیا اسکا سبب یہہ تہا کہ دراصل الہام ایک ناپاک

روح کی طرف سے تہا نوری فرشتہ کی طرف سے نہین تہا اور ان
ہنیون نے دہوکہ کہا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال کرنا چاہیے کہ جس
حالت مین قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی مین دخل شیطان ممکن
ہے اور پہلی کتابین توریت و انجیل اس دخل کی مصدق ہین اور اسی بنار
پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت و مطابقت قرآن کریم کے
حجت بہی نہین تو پہر ناظرین کے لیے غور کا مقام ہے کہ کیونکر اور کن
علامات بینہ سے میان عبد الحق صاحب اور میان محی الدین صاحب
نے اپنے الہامات کو رحمانی الہامات سمجھ لیا ہے ان کے الہامات کا
خلاصہ یہہ ہے کہ جو شخص عیسےٰ ابن مریم کی وفات کا قائل ہو اور دنیا مین
انہین کا دوبارہ آنا تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے لیکن اب رسالہ کو پڑہکر بطور
حق الیقین سمجھ جاینگے کہ درحقیقت واقعی امر جو قرآن شریف سے ظاہر
ہو رہا ہے یہی ہے۔ کہ سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہی ہو گئے اور
فوت شدہ جماعت مین صدہا سال سے داخل ہین سو بڑی اور
بہاری نشانی میان محی الدین اور میان عبد الحق کے شیطانی الہام کی یہہ
نکل آئی کہ ان کے اس خیال کا قرآن شریف مکذب ہے اور شمشیر برہنہ
لیکر مقابلہ کر رہا ہے اب اس سے یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ ابلیس مکار
نے کسی اندرونی مناسبت کی وجہہ سے ان دونون صاحبون کو استخارہ
کے وقت جا پکڑا اور قرآن کریم کے منشاء کے برخلاف ان کو تعلیم دی
بہلا اگر ان صاحبون کے الہامات سچے ہین تو اب قرآن کریم کی رو سے

مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت کرکے دکہلاوین اور ہم دس یا بیس آیتون
کا مطالبہ نہین کرتے صرف ایک آیت ہی زندہ ہونیکے بارہ مین پیش کرین
اور جس فرشتہ نے اس عاجز کے جہنمی یا کافر ہونیکے بارے مین بہت
پٹ ان کے کانون تک دو تین فقرے پہنچا دیئے تہے اسی سے درخواست
کرین کہ ہماری مدد کرا اور کچھ شک نہین کہ اگر وہ الہام خداتعالےٰ کیطرف
سے ہے تو کم از کم تیس آیت حضرت عیسےٰ کے زندہ ہونیکے بارے
مین فی الفور القا ہو جائینگی کیونکہ ہم نے بہی تو تیس آیت ان کے
مرنیکے ثبوت مین پیش کی ہین لیکن یاد رکہنا چاہیے کہ یہہ لوگ ایک بہی
آیت پیش نہین کر سکین گے کیونکہ ان کے الہامات شیطانی
ہین اور حزب شیطان ہمیشہ مغلوب ہے وہ بیچارہ لعنتون کا
مارا خود کمزور اور ضعیف ہے پہر دوسرون کی کیا مدد کریگا۔

ماسوا اس کے یہہ بہی یاد رہے کہ رحمانی الہامات اپنے بابرکت
نشانون سے شناخت کیے جاتے ہین کوئی دعوے بغیر دلیل کے
قبول کرنیکے لائق نہین ہوتا خداوند علیم و حکیم اسباب کو خوب جانتا
ہے کہ اس عاجز نے صرف ایسی صورت مین اپنے الہامات کو منجانب اللہ
سمجھا کہ جب صدہا الہامی پیشگوئیان روز روشن کی طرح پوری ہو گئین
سو جو شخص اس عاجز کے مقابل پر کہڑا ہو اس کے لیے ضروری ہے
کہ اپنے الہامات کے منجانب اللہ ہونیکے اثبات مین میری طرح
کسیقدر پیشگوئیان بیان کرے بالخصوص ایسی پیشگوئیان جو فضل و احسان

باریتعالے پر دلالت کرتی ہون کیونکہ مقبولین کی شناخت کے لئے ایسی ہی پیشگوئیان عمدہ دلیل ہین جو کسی آیندہ عنایات بیّنہ کا وعدہ دیتی ہون وجہہ یہہ ہے کہ خدا تعالے انہین پر فضل و احسان کرتا ہے جن کو بنظر عنایت دیکھتا ہے"

عبارات منقولہ بالا کو پڑہکر ناظرین بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہین کہ امرتسری دجال جو اپنی روباہ بازیون سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو مشتبہہ و مصنوعی ثابت کرنیکی کوشش کرتا ہے یہ کوشش اوس کی محض بے سود اور اس مثل کے مصداق ہے جو اوس نے پیش کی ہے یعنے۔ بازی بازی باریش بابا بازی "

اب ہم اس رسالہ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ عبارتون پر ختم کرتے ہین۔

حضرت اقدس اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء مین جو ثناء اللہ امرتسری کی سرکوبی کے لئے بوعدہ انعام دس ہزار روپے شایع ہوا ہے اوس کے تمام اعتراضات کا جواب لکھکر تحریر فرماتے ہین۔

" واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔

(۱) وہ قادیان مین تمام پیشگوئیون کی پڑتال کیلئے میرے پاس

ہرگز نہین آئینگے اور سچی پیشگوئیون کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی "

(۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مرینگے "

(۳) اور سب سے پہلے اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر اون کی روسیاہی ثابت ہوجائیگی "

الحمد للہ کہ حضرت اقدسؑ کے یہہ تینون نشانات پورے ہو گئے اور ثناء اللہ کی روسیاہی بخوبی ثابت ہوگئی۔

پہر حضرت اقدس علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۸-۶۹ مین تحریر فرماتے ہین۔

" ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ایک مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعوے مسیح موعود کے بارہ مین میرا مکذب ہے اور جو کچھہ مجھے خدا تعالے کی طرف سے وحی ہوئی اوس کو میرا افترا خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہرحال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل رکھکر تحریری مباہلہ شایع کرے یعنی خدا تعالے کے سامنے یہہ اقرار چند اخبارون مین شایع کرے کہ مین خدا تعالے کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مجھے یہہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہہ شخص (اس جگہ سے تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود

ہونیکا دعوے کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہہ الہام
جس مین سے بعض اس نے اس کتاب مین لکھے ہین یہہ
خدا کا کلام نہین ہے بلکہ سب اس کا افترا ہے اور مین اس
کو درحقیقت اپنی کامل البصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین
کامل کے ساتھہ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہون پس
اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہہ شخص صادق ہے
اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہین ہے تو میرے
پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید
نازل کر ورنہ اسکو عذاب مین مبتلا کر۔ آمین۔

ناظرین! چونکہ امرتسری ثمول اس مقابلہ کے لیے بھی میدان
مین نہ نکلا اس لیے روز روشن کی طرح ظاہر ہے
کہ اس کی تمام نکتہ چینیان خرافات
مین داخل ہین اور ہرگز قابل
التفات نہین

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری

انجمن احمدیہ اٹاوہ

کتب موجبہ الحق الحقیقی

مماثلت یہود بموجب پیشگوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم مکفرین و منکرین
مثیل مسیح علیہ السلام کا مثیل یہود و نصاریٰ ہونے کا لاجواب ثبوت۔ قیمت ۲/
علمای خلف موجودہ زمانے کے علمائے سور کا اصلی نو ٹوسہ تمام انکے نون
و مدارس کے ابتر حالات کے جو انہین کی تحریرون سے کھینچا گیا ہے۔ اور امرتسری
مکذب کے دس سلسلہ جھوٹ جنکا جواب نہ ہوا نہ ہو سکے۔ قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۲/
ثنائی ہرزہ درائی۔ امرتسری مکذب کی الف سے ے کری تک ردیف
وار ان گالیون کی فہرست جو مکذب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے
خدام ذوالاحترام و عام احمدیون کو دی ہین جنکی تعداد ۵۰۰ بمعہ حوالہ اخبار و رسالہ
جات ثنائی صفحہ و سطر تاریخ وار معہ اس کے جواب ترکی بہ ترکی کے جس کو امرتسری
منکر ہمیشہ یاد رکھیگا۔ قیمت ۲/
ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ
اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھہ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے
کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے نہین لیا جواب تو درکنار
چودہوین صدی کا یہودی۔ امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعودؑ
کے مقابلہ مین مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونے کا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح
کی صداقت کا ساطع ثبوت۔ قیمت ۲/
فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا بیان اور سر لوی ثناء اللہ امرتسری کے جلد مر جانے کی
پوری پیشگوئی کرکے خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حق مین فیصلہ الٰہی

کا مسلہ حصم مسکت و مکمل جواب قیمت ۲ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی جس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات کو مکذب کے مسلمات پر حضرت مرزا صاحب کے لیئے صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

ثنائی چکر اس رسالہ مین ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث کے دربارۂ بعض حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مختلف اقوال اور ژولیدہ خیال اور ثنائی گھبراہٹ و پریشانی و پشیمانی کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ار

آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا۔ امرتسری منکر کے رسالہ الہامات کی مندرجہ پیشگوئیون کی صداقت کے اظہار کے لیئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے مدلل و مکمل و مفصل لکھا جا کر ۲۰ جزو تقطیع کلان پر شایع ہوا ہے چونکہ امرتسری کا رسالہ کئی بار چھپکر یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی پوری کرتا رہا ہے۔ اس کو بغرض کثرت اشاعت خادم الحق نے اس کتاب ہدایت انتساب کو نہایت قلیل ہدیہ پر جو قریب لاگت کے ہے شایع کر دیا ہے۔ مجلد کی قیمت عہ اور بے جلد کی قیمت ۱۳ر

بقاء نبوت۔ فی خیر امت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا سچا اور حقیقی ثبوت اور مخالفین سلسلہ عالیہ کے بیہودہ اعتراضات خاتمہ نبوت کی بے نظیر تردید کر کے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اگر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر امت مین نبوت کا سلسلہ جاری نہین تو آپ خاتم النبین بھی نہین ہین۔ قیمت ۴ر

مینیجر الحق